روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 6 ستمبر 2010ء 26 رمضان 1431 ہجری 6 تبوک 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 186

حضرت جبریلؑ کا سلام

غزوہ احد میں جب حضرت طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کو پشت پر اٹھا کر چٹان پر لے گئے تو رسول کریمؐ نے فرمایا اے طلحہ! جبریلؑ آئے ہیں وہ تمہیں سلام کہتے ہیں اور وہ یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ قیامت کے دن تمہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور ہر خوف سے تمہاری حفاظت ہوگی۔

(منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 67)

مردان میں جماعت احمدیہ کی بیت الذکر پر خودکش حملہ

ڈیوٹی پر موجود ایک احمدی نوجوان راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

کافی عرصہ سے احمدیوں کو ٹارگٹ کیا جارہا ہے۔ انسانیت سوز واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں (ترجمان جماعت احمدیہ)

پریس ریلیز از: نظارت امور عامہ مورخہ 3 ستمبر 2010ء کو جمعہ کے وقت تقریباً ایک بجکر 5 منٹ پر مسلم آباد کینال روڈ مردان پر واقع احمدیہ بیت الذکر میں مکرم مربی سلسلہ خطبہ دے رہے تھے کہ دو حملہ آوروں نے بیت الذکر پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ پہلے ایک گرنیڈ پھینکا گیا جو بیت الذکر کے دروازے سے ذرا دور گرا اور پھٹ نہ سکا۔ جس پر بیت الذکر کے مین دروازے کے باہر ڈیوٹی پر موجود خدام فوری طور پر بیت الذکر کے اندر چلے گئے اور اندر سے دروازہ بند کر دیا اور بیت الذکر کی چھت پر ڈیوٹی والے مسلح افراد نے ان دونوں حملہ آوروں پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں ان میں سے ایک پیچھے رُک گیا جبکہ ایک حملہ آور فائرنگ کرتا ہوا آگے آیا اور بیت الذکر کے گیٹ سے اندر گھسنے کی کوشش کی لیکن ڈیوٹی پر موجود خدام کے فائر سے زخمی ہوا اور جب اندر نہ جا سکا تو اُس نے بیت الذکر کے گیٹ کے قریب باہر کی طرف اپنے آپ کو بلاسٹ کر لیا جس سے بیت الذکر کے گیٹ اور بیرونی دیوار مکمل طور پر گر گئے، اسی طرح قریبی احمدی گھروں کی دیواریں بھی گر گئیں۔ اسی اثناء میں حملہ آور کا دوسرا ساتھی جو خود بھی زخمی ہو چکا تھا موقع پا کر فرار ہو گیا۔ بیت الذکر کے مین گیٹ سے ایک گلی نما راستہ بنا کر اندر ایک مزید گیٹ لگایا گیا ہے جو ایک چھوٹے کمرہ میں کھلتا ہے جہاں پر فائنل چیکنگ کی جاتی ہے اور اس کے بعد نمازی مین ہال میں داخل ہوتے ہیں وہاں فائنل چیکنگ کی ڈیوٹی پر شیخ عامر رضا صاحب موجود تھے۔ فائرنگ کی آواز سنتے ہی انہوں نے اندر سے یہ دروازہ بھی بند کر لیا تا کہ باہر سے کوئی اندر نہ آ سکے۔ تاہم خودکش دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ اُس کے اثر سے اس چھوٹے کمرے کا دروازہ ٹوٹ کر اندر شیخ عامر صاحب کے اوپر آ گرا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے ان کو زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہ راستے میں ہی جامِ شہادت نوش فرما گئے۔

جب یہ واقعہ ہوا اُس وقت تقریباً 50 نمازی بیت الذکر میں موجود تھے۔ تاہم دھماکہ اور فائرنگ کی آواز آتے ہی یہ لوگ بیت الذکر سے ملحق مکرم شیخ عامر رضا صاحب کے گھر میں شفٹ ہو گئے اور صرف چار خدام معمولی زخمی ہوئے ہیں جن میں مکرم فہیم احمد خان صاحب (قائد مجلس)، مکرم توفیق احمد صاحب، مکرم کریم احمد صاحب اور مکرم عمران جاوید صاحب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس خودکش حملہ آور کو بیت الذکر کے اندر داخل ہونے کا موقع نہ مل سکا ورنہ نقصان کا بہت زیادہ اندیشہ تھا۔

مکرم شیخ عامر رضا صاحب ولد مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب کی عمر 40 سال تھی۔ اس وقت بطور سیکرٹری وقف جدید خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ علاوہ ازیں شہید مرحوم قائد مجلس اور قائد ضلع کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پا چکے ہیں۔ مکرم شیخ عامر رضا صاحب الیکٹرونکس کا بزنس کر رہے تھے اور ساتھ ساتھ فوڈ آئٹمز کی ایجنسیاں بھی چلا رہے تھے۔ نہایت مخلص اور محنتی احمدی تھے۔ مکرم شیخ عامر رضا صاحب نے لواحقین میں اہلیہ محترمہ لبنیٰ عامر صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے ذیشان عمر 14 سال، اُسامہ عمر 9 سال اور ایک بچی عمر ڈیڑھ سال سوگوار چھوڑے ہیں۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2010ء میں اس واقعہ کا ذکر فرمایا، مکرم شیخ عامر رضا صاحب کے کوائف بیان کئے اور شہید کی نماز جنازہ غائب نماز جمعہ کے بعد پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

حضور انور کا خطبہ عید الفطر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عید الفطر مورخہ 11 ستمبر 2010ء کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 2:30 بجے براہ راست نشر ہوگا۔ احباب مستفیض ہوں۔

نظام جماعت یا عہدیدار کے خلاف شکوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے، جو قریب کا دیکھنے والا ہے اُس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں، ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔"

(خطبات مسرور جلد اول ص 149، 150)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

شوال کے روزوں کی اہمیت و برکات

رمضان کے تیس اور شوال کے چھ روزے سال بھر کے روزوں کے اجر کا موجب

ماہ شوال کے چھ روزوں کی اہمیت و برکات

اللہ جل شانہ نے اپنی پیاری کامل کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں اعلان فرمایا ہے۔

کہ جو نیکی کرے تو اس کے لئے اس کا دس گنا اجر ہے۔ (سورۃ الانعام آیت 161)

روزہ کی جزا

خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو ہر ایک نیکی کے لئے جزا بیان فرمائی ہے جو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے لیکن روزہ ایک ایسی مبارک عبادت ہے کہ جس کے بارے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:۔

''تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور روزہ کی عبادت تو خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا یا میں خود اس کا بدلہ ہوں اور روزہ آگ سے بچانے کے لئے ڈھال ہے اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے''۔

(جامع الترمذی ابواب الصوم)

سال بھر کے روزے

ماہ رمضان کے بعد شوال کی چھ روزے سنت رسول کریم ﷺ سے ثابت ہیں اور صلحاء ان کی پابندی کرتے چلے آرہے ہیں۔ ماہ رمضان کے تیس اور شوال کے چھ یعنی کل چھتیس روزے سال بھر کے روزوں کا اجر و ثواب عطا کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے!

''حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں''۔

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال)

شوال کے مسنون روزہ کا التزام

حضرت مسیح موعود شوال کے چھ روزوں کا باقاعدہ التزام فرمایا کرتے تھے۔ اس بارہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود اپنی جوانی کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں مجھ کو معلوم ہوا یا فرمایا اشارہ ہوا کہ اس راہ میں ترقی کرنے کے لئے روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔ فرماتے تھے پھر میں نے چھ ماہ لگاتار روزے رکھے اور گھر میں یا باہر کسی شخص کو معلوم نہ تھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں۔ صبح کا کھانا جب گھر سے آتا تھا تو میں کسی حاجتمند کو دے دیتا تھا اور شام کا خود کھا لیتا تھا۔ میں نے حضرت والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آخر عمر میں بھی آپ نفلی روزے رکھتے تھے یا نہیں؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ آخر عمر میں بھی آپ روزے رکھا کرتے تھے۔ خصوصاً شوال کے چھ روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے اور جب کبھی آپ کو کسی خاص کام کے متعلق دعا کرنا ہوتی تھی تو آپ روزہ رکھتے تھے ہاں مگر آخری دو تین سالوں میں بوجہ ضعف و کمزوری رمضان کے روزے بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔

(سیرۃ المہدی جلد اول ص 14 از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

قادیان میں شوال کے روزوں کا اہتمام

رمضان شریف کے فرض روزوں کی ادائیگی کے بعد شوال کے مسنون روزوں کا اہتمام قادیان میں بڑی شان سے ہوا کرتا تھا۔ احمدی احباب اس سنت مبارکہ پر بڑی خوشی اور بیتابی سے عمل پیرا ہوتے۔ اس نیک عمل کو جاری رکھنے کے لئے قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے خطبہ عید الفطر 29 مئی 1922ء میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

''رمضان ختم ہوگیا۔ آنحضرت ﷺ کا طریق تھا کہ شوال کے مہینہ میں عید کا دن گزرنے کے بعد چھ روزے رکھتے تھے۔ اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے اس کا اہتمام کیا تھا کہ تمام قادیان میں عید کے بعد چھ دن تک رمضان ہی کی طرح اہتمام تھا۔ آخر میں چونکہ حضرت صاحب کی عمر زیادہ ہوگئی تھی اور بیمار بھی رہتے تھے اس لئے دو تین سال بعد آپ نے روزے نہیں رکھے۔ جن لوگوں کو علم نہ ہو وہ سن لیں اور جو غفلت میں ہوں وہ ہوشیار ہو جائیں کہ سوائے ان کے جو بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں چھ روزے رکھیں۔ اگر مسلسل نہ رکھ سکیں تو وقفہ ڈال کر بھی رکھ سکتے ہیں''۔

(خطبات محمود جلد اول ص 71)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سنت طیبہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لیلۃ القدر کے موقع پر نفس سے خطاب

سُستیاں چھوڑ دے اُٹھ باندھ کمر آج کی رات
آج تھکنا نہیں مغرب تا فجر آج کی رات

رات جھکنے کی ہے جھکنے سے نہ ڈر آج کی رات
جھک گئے دیکھ شجر اور حجر آج کی رات

کتنا آساں ہے بلندی کا سفر آج کی رات
دیکھ کیڑوں کے بھی اُگ آئے ہیں پر آج کی رات

خوب ہے کیمیا دانی کا اثر آج کی رات
سنگ کیسے بھی ہوں بنتے ہیں گُہر آج کی رات

فضل مولا کا ہو اور اذنِ سفر آج کی رات
تو ملائک سے بھی بڑھ جائے بشر آج کی رات

آنکھ لگتی نہیں عاشق کی تو لمحہ بھر بھی
اور کب جاگے گا جاگا نہ اگر آج کی رات

دائیں بائیں وہی دنیا، وہی دنیا کے مکر
دیکھ سجدے سے اُٹھانا نہیں سر آج کی رات

غافلوں میں وہ کہیں نام نہ لکھ لیں تیرا
غول آئے ہیں ملائک کے اتر آج کی رات

آج کی رات عمل کی ہے دلیلوں کی نہیں
چھوڑ دے ساری اگر اور مگر آج کی رات

بے خبر رات یہ رونے کی ہے سونے کی نہیں
چھوڑ آسائشیں بستر سے اُتر آج کی رات

آج طبیعت کی خرابی کے بہانے نہ بنا
خوں رُلائے گا تجھے تیرا مکر آج کی رات

آج جو عشق میں مر جائے وہ جی اُٹھے گا
کوئی چاہے تو ملے عمرِ خضر آج کی رات

آج مُڑتا نہیں خالی کوئی در سے اس کے
آ ہی پہنچا ہے تو نادان ٹھہر آج کی رات

یوں تو ہر حال میں اچھے ہیں ہنسی سے آنسو
گریہ زاری کا بڑا مول ہے پر آج کی رات

مرتبے آج سبھی لے گئے رونے والے
جن کو آتا تھا تڑپنے کا ہُنر آج کی رات

اس کو حق ہے وہ کرے ناز سو جتنا چاہے
طے کیا جس نے اُجالوں کا سفر آج کی رات

میری خاموش دعا چیخ ہے سناٹے میں
لفظ گونگے ہیں مری چشم ہے تر آج کی رات

نُور ہی نور بنا دے مرے مولا مجھ کو
میرے آنگن میں اُتر آئے قمر آج کی رات

تری جانب سے ملے کوئی اشارہ پیارے
کاش آ جائے تسلی کی خبر آج کی رات

میری تقدیر سنور جائے جو رحمت ہو تری
لیلۃ القدر میسر ہو اگر آج کی رات

ا۔ع۔ملک

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

فرہنگ چشمہ معرفت

مشکل الفاظ کا تلفظ اور معانی

اسماء مقامات اور اصلاحات کا تعارف

چشمہ معرفت میں حضرت اقدس مسیح موعود نے آریہ سماج کی طرف سے قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ نیز وید اور قرآن کریم کی تعلیم کا موازنہ کیا گیا ہے۔اس لئے اس کتاب میں بکثرت ہندی اور سنسکرت الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔کتاب کو سمجھنے اور صحیح مفہوم اخذ کرنے کے لئے فرہنگ پیش خدمت ہے جس میں تلفظ بھی شامل ہے۔مطالعہ کے دوران اگر کسی قسم کی کوئی مشکل درپیش آئے تو نظارت سے رابطہ کریں۔چشمہ معرفت کا کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن شائع ہو چکا ہے اور نظارت اشاعت سے مل سکتا ہے۔امید ہے احباب جماعت اس کتاب کا مطالعہ کر رہے ہوں گے۔

سید محمود احمد ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

صفحہ	الفاظ	تَلَفُّظ	معانی
163	دنیوی شعور	دُنیَوِی شُعُور	دنیاوی سمجھ بوجھ
163	ادراک	اِدرَاک	سمجھ
163	آیت موصوفہ بالا	آیَتِ مَوصُوفَہ بَالا	بیان کی گئی آیت یا اوپر گزری آیت۔اوپر بیان شدہ آیت
163	دلالت کرنا	دَلَالَت	دلیل ہونا۔راہنمائی کرنا۔اشارہ کرنا
163	ابرار	اَبرَار	نیک لوگ
163	اخیار	اَخیَار	بہترین لوگ
163	صدق وصفا	صِدق وصَفَا	سچائی اور صفائی۔سچائی اور بزرگی
163	نفسانی تاریکیوں	نَفسَانی تارِیکِیوں	نفس کے اندھیرے
163	تلخ زندگی	تَلخ زِندگِی	تکلیف دہ زندگی
163	کیفیتیں	کَیفِیَّتیں	حالتیں
163	کالعدم	کَالعَدَم	نہ ہونے کے برابر
164	کئی محل میں	کئی مَحَل میں	کئی جگہ پر
164	حشرات الارض	حَشرَاتُ الْاَرض	زمین کے کیڑے
165	محدّد	مُحَدِّدْ	حد بندی کرنے والا
165	عزاسمہ	عَزَّ اِسمُہٗ	اسکا نام عزت والا ہے
165	فیوض	فُیُوض	فیض کی جمع
165	ہالک	ہَالِك	ہلاک ہونے والا
165	بری	بَرِی	آزاد نہیں۔پاک نہیں
165	معرض ہلاکت میں ہے	مَعْرَضِ ہَلاکَت	ہلاک ہوگا/ہوگی۔ہلاکت سے سامنے پیش ہے
165	احاطہ تامہ	اِحاطَہ تَامَّہ	پوری طرح گھیرنا
165	انحلال	اِنحِلَال	جسم کے ترکیبی عناصر کا جدا جدا ہوجانا
165	وجہ اللہ	وَجہُ اللّٰہِ	اللہ کا چہرہ،اللہ کی توجہ
165	محو ہوکر	مَحْو ہو کر	فنا ہوکر۔گم ہوکر
165	اتصال	اِتِّصَال	جڑنا
165	حضرت عزت	حَضرَتِ عِزَّت	اللہ عزوجل
166	ظل	ظِلّ	سایہ
166	تغیر پذیر	تَغَیُّر پَذِیر	تبدیل ہونے والا
166	سلب صفات	سَلْبِ صِفَات	صفات کا چھن جانا
166	اطلاق	اِطلَاق	جاری کرنا،استعمال کرنا
167	منقش	مُنَقَّش	نقش کی گئی
167	مرکوز	مرکوز	ایک نقطہ پر جمع کیا جانا
167	تحلیل	تحلیل	گھل جانا۔ختم ہوجانا
167	لاغر	لَاغَر	کمزور
167	مشت استخوان	مُشْتِ اُستُخوَان	ہڈیوں کی مٹھی یعنی انتہائی کمزور
168	غیر متناہی	غیر مُتَنَاہِی	لامتناہی،جس کی انتہا نہ ہو
168	غیر محدود	غیر مَحْدُود	جس کی کوئی حد نہ ہو
168	روبہ ترقی	رُو بَہ تَرَقِّی	ترقی کی طرف
168	حادث	حَادِث	عدم سے وجود میں آنے والی چیز
168	خالقیت	خَالِقِیَّت	پیدا کرنے کی صفت
168	رازقیت	رَازِقِیَّت	رزق عطا کرنے کی صفت
169	معطل	مُعَطَّل	کٹا ہوا۔بےکار
169	قدامت نوعی	قَدَامَتِ نَوعِی	کسی نوع کا ہمیشہ سے ہونا
169	قدامت شخصی	قَدَامَتِ شَخصِی	کسی فرد واحد کا قدیم سے ہونا
169	بیہودہ منطق	بے ہُودَہ مَنْطِق	فضول دلیل
169	عمیق اسرار	عَمِیقُ اَسرَارُ	گہرے راز
169	خواص	خَوَاصّ	خاصیتیں
169	ازقبیل محالات	اَزْ قَبِیلِ مُحَالَاتُ	محال چیزوں میں سے،ناممکن چیزوں میں سے
169	خوشہ	خوشَہُ	گچھا
169	عوض	عِوَض	بدلہ
169	کل نقش موجودات کا	کُل نَقْش مَوجُودَات کا	موجودہ چیزوں کا نشان
170	ماجرا	ماجرا	کہانی
170	کافر نعمت	کافِرِ نِعمَت	نعمت کا منکر۔نعمت کا ناشکرا
171	قدرت نمائی	قُدرَتْ نَمَائِی	قدرت دکھانا
171	فونوگراف	فونو گراف	آواز محفوظ کرنے اور سنانے کا آلہ
171	ظروف	ظروف	برتن۔ظرف کی جمع
171	سالہاسال	سالہا سال	کئی سال،بہت سال
171	جن	جِنّ	غیر مرئی مخلوق
171	عمیق درعمیق	عَمِیقُ دَرْ عَمِیقُ	بہت گہرا
171	اسرار قدرت	اَسرَارِ قُدرَت	قدرت کے راز
171	موئی	موُئِی (پنجابی)	مری ہوئی۔مردہ
171	ایہو	ایہوُ (پنجابی)	یہی
171	جی	جِیُ	جان
172	زنبور	زَنْبُور	بھڑ
172	بجز	بَجُز	سوائے
172	نباتی	نَبَاتِی	زمین سے اگنے والی
172	معدنی	مَعْدَنِی	زمین سے نکلنے والی اشیاء مثلاً کوئلہ،شورہ،گندھک دھاتیں وغیرہ
172	سودا	سَودَا	خبط،دھن
172	کیمیا	کیمیا	کیمسٹری
172	شیر خوار	شِیر خوار	دودھ پینے والا (بچہ)۔دودھ پینے کی عمر والا بچہ
172	صفات ذاتیہ	صِفَاتِ ذَاتِیَّہ	ذاتی صفات
172	صفات اضافیہ	صِفَاتِ اِضَافِیَّہ	اضافی صفات

173	ارواح وذرات عالم	ارواح وذرات عالم	روح کی جمع ارواح، ذرات عالم: دنیا کے ذرات
173	رحمانیت	رَحمانِیَّت	بن مانگے دینے کی صفت
173	رحیمیت	رَحِیمِیَّت	بار بار رحم کرنے کی صفت
173	پوتر	پَوِتر	پاک
174	مفتری	مُفتَرِی	جھوٹا
174	آلودہ	آلُودَہ	گندہ
174	تہمتیں	تُہمَتیں	جھوٹے الزامات
174	عمرو بن ہشام	عَمرُو بِن ھَشَّام	ابوجہل کا نام
174	نگہ	نِگَہ	نظر
174	مفسد	مُفسِد	فسادی
174	باہمی تعلقات	باھمی تعلُّقات	آپس کے تعلقات
174	حقوق قومی	حُقُوقِ قَومِی	قومی حقوق
174	قطع رحم	قَطعِ رِحم	رشتہ داروں سے تعلق ختم کرنا
175	پاک سرشت	پَاکْ سِرِشت	نیک سرشت
175	خسرو پرویز	خُسرَو پَروِیز	ایران کا بادشاہ
175	اپنے تئیں	اَپنے تَئِیں	اپنے آپ
175	عجم	عَجَم	غیر عرب
175	شیرویہ	شیرُویُہ	خسرو پرویز کا بیٹا، شاہ ایران۔ پورا تلفظ شیرُویُہ ہے۔
175	مسلّط	مُسَلَّط	وہ جسے قبضہ یا تسلط دیا گیا۔
176	انبار	اَنبَار	ڈھیر
176	تذکرہ	تَذکِرہ	ذکر
176	لسان العرب	لسان العرب	عربی لغت کی کتاب
177	مباہلہ	مُباھلہ	دو گروہوں کا خدا سے ایک دوسرے کے خلاف دعا کرنا
177	جوانان مرگ	جَوَانَان مَرگ	جوان موت
177	تکذیب	تَکذِیب	جھٹلانا
177	نیاز التیام	نِیازُ الْتِیَام	عاجز احقر
177	تکذیب براہین احمدیہ	تَکذِیب بَراھِین اَحمدِیَّہ	کتاب کا نام جو لیکھرام نے براہین احمدیہ کے جواب میں لکھی تھی
178	بدرستی ہوش وحواس	بِدُرُستِی ہَوشُ و حَوَاس	صحیح ہوش وحواس میں
178	بطلان	بُطلان	جھٹلانا۔ جھوٹا پن
178	ست دھرم	سَتُ دَھرم	سچا مذہب
178	جگت پتا	جَگَتُ پِتَا	دنیا کا باپ
178	ساکھی	ساکھِی	گواہ
178	قطعی ناش	قَطعِی نَاش	مکمل طور پر ختم ہو جانا
178	پرماتما	پَر مَاتما	خداتعالیٰ
178	انادی قدرت	اَنَادِی قُدرَت	ازلی قدرت
178	پرمانو	پَر مانو	چھوٹے سے چھوٹا ذرّہ
178	سرجن ہار	سَرجَن ھار	خالق مطلق
178	کانشنس	کانشنس	ضمیر
179	صانع	صَانِع	کاریگر، بنانے والا
179	سرب بیاپک	سَرَب بِیَاپَکْ	محیط کل یعنی خداتعالیٰ
179	انتریامی	اَنتَر یَامِی	عالم الغیب
179	مہان شکتی مان	مَھَان شَکتِی مَان	سب سے زیادہ طاقت ور، بڑا طاقتور

179	سیوک	سیوَکْ	نوکر، غلام
179	گیان	گِیَان	عقل، علم
179	شکتی	شَکتِی	طاقت
179	عدم خانہ	عدم خانہ	عدم کی جگہ
179	کرموں	کَرمُوں	کاموں، اعمال۔ کرم کی جمع
179	مہا کلپ	مَھَا کَلپ	ایسا وقت جب تمام دنیا ختم ہو جاتی ہے (چشمہ معرفت میں مہا کلپ لکھا ہے اصل کلپ ہی ہے)
179	نانبائی	نانبائی	روٹی لگانے والا، روٹی بنانے والا۔ روٹی پکانے والا
179	انفصال	انفصال	ٹوٹنا، کھل جانا
179	پیدا کنندہ	پیدا کنندہ	پیدا کرنے والا
179	متبنّٰی	مُتَبَنّٰی	منہ بولا بیٹا
179	پتا	پِتَا	باپ
181	شری اگنی	شِرِی اَگنِی	آگ دیوتا
181	شری وایو	شِرِی وایو	ہوا دیوتا
181	شری آدت	شِرِی آدَت	سورج دیوتا
181	شری انگرہ	شِرِی انگرہ	ستارہ دیوتا
181	جبرئیل	جِبرَئِیل	فرشتے کا نام
181	میکائیل	مِیکَائِیل	فرشتے کا نام
182	امی محض	اُمِّی مَحَض	بالکل ان پڑھ
182	سنسکرت	سِنسِکرَت	زبان کا نام
182	محروم مطلق	محروم مطلق	مکمل طور پر محروم ہونا
182	سبھاسد	سَبھا سَد	سبھا کا ممبر۔ میر مجلس
182	آریہ گزٹ	آریہ گزٹ	آریہ کا اخبار
182	فیروز پور	فِیروز پُور	شہر کا نام
182	پنڈت دیانند	پنڈت دیانند	آریہ سماج کا بانی
182	مشتاق	مُشتَاق	خواہشمند، طالب۔ شوق رکھنے والا
183	خبط احمدیہ	خَبطِ اَحمَدِیَّہ	لیکھرام کی کتاب کا نام
183	شنبہ	شَنبَہ	ہفتہ (یعنی ہفتہ کا دن)
184	وحدانیت	وحدانیت	ایک، وحدت
184	توّاب	تَوَّاب	بہت توبہ قبول کرنے والا۔ بہت رجوع برحمت ہونے والا
184	ازلیت	اَزَلِیَّت	کوئی ابتداء نہ ہونا
184	ابدیت	اَبَدِیَّت	ہمیشگی
185	جنم	جَنَم	پیدائش
185	تناسخ	تَنَاسُخ	ہندوؤں کا عقیدہ کہ روح دوبارہ جسم اختیار کر لیتی ہے
185	دائمی زندگی	دَائِمِی زِندَگی	ہمیشہ کی زندگی
185	نوعی قدامت	نَوعِی قَدَامَت	کسی نوع کا ازلی ہونا
185	جلوہ	جَلوَہ	تجلّی
185	کلورافارم	کَلُورَا فَارم	بے ہوش کرنے کی دوائی
186	وحدت الٰہی	وَحدَتِ اِلٰھی	خداتعالیٰ کی وحدانیت
186	احیاء	اِحیَاء	زندہ کرنا
186	اماتت	اِمَاتَت	مارنا، موت وارد کرنا
186	تجلی	تجلی	جلوہ گری
186	اہلاک	اِھلَاك	ہلاک کرنا
186	محیی	مُحیِی	زندگی دینے والا۔ زندہ کرنے والا

186	ممیت	مُمِیت	موت دینے والا
186	مزاحمت	مُزَاحَمَت	روک
186	قائم بنفسہٖ	قائمُ بِنَفسِہٖ	اپنے آپ قائم
186	ہالکۃ الذات	ھَالِکَۃُ الذات	ہلاک ہونے والی نفس
186	باطلۃ الحقیقت	باطِلَۃُ الحَقِیقَت	جس کی کوئی حقیقت نہ ہو
187	پرمانو	پَرمَانو	نہایت باریک چیز۔ باریک ترین ذرّہ۔ ذرّاتِ اجسام
187	پرکرتی	پَرکُرتِی	مادہ لطیف۔ اس سے مراد پرمانو ہے
187	وحدت فی الازل والابد	وَحْدَت فی الْاَزَلِ وَالْاَبَدِ	ازلی اور ابدی طور پر اکیلا ہونا
187	منعم	مُنعِم	انعام دینے والا
188	تکلم	تَکَلُّم	بات چیت، گفتگو
188	فیضان	فَیضَان	فیض
188	گنگے	گُنگے	جو بول نہ سکے
188	مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ	مُکَالَمہ مُخَاطَبَہ اِلٰھِیَّہ	اللہ تعالیٰ کی بات چیت
188	مبشر الہام	مُبَشِّر اِلھَام	خوشخبری والا الہام
189	لفظی نزاع	لَفظِی نِزَاع	لفظی جھگڑا
189	محکم دلائل	مُحکَم دلائل	مضبوط دلائل
189	غفور	غَفُور	بہت مغفرت کرنے والا
189	نفس امارہ	نَفسِ اَمَّارَہ	(بدی کے لئے) بہت حکم دینے والا
189	لغزش	لَغزِش	غلطی
190	عزم محکم	عَزمِ مُحکَم	مضبوط ارادہ
190	رجوع	رُجُوع	لوٹنا
190	مجاہدہ	مُجَاھَدَہ	محنت کوشش
190	نقص	نَقص	نقصان، کمی
190	تقاضا	تَقَاضَا	مطالبہ
191	فطرتی تقاضا	فِطرَتی تَقاضَا	قدرتی تقاضا، طبعی تقاضا
192	عقل سلیم محال ہے	عَقلِ سَلِیم مُحَال ھے	درست عقل ناممکن ہے
192	سخت گیر	سَخت گِیر	سختی سے گرفت کرنے والا
192	قابل ملامت	قَابِلِ مَلَامَت	ملامت کے قابل
192	مروت	مُرُوَّت	یہ لفظ مَرْءٌ سے ہے مطلب مردانگی
192	بدیہیات	بَدِیہِیَّات	واضح جن پر دلیل لانے کی ضرورت نہ ہو
192	کامل بالذات	کَامِل بِالذَّات	اپنی ذات میں کامل
192	خصلت	خَصلَت	عادت
192	مترشح	مُتَرَشِّح	ظاہر
192	ناگفتنی	نَاگُفتَنِی	وہ بات جسے بیان کرنا مناسب نہ ہو
193	ناکردنی باتوں	نَاکَرْدَنِی باتوں	وہ باتیں جو کرنی مناسب نہیں
193	کنارہ کش	کِنَارَہ کَش	الگ ہوجانا
193	سوانح	سَوَانِح	حالات زندگی
193	جون میں ڈالنے	جو ن میں ڈالنے	پیدائش میں ڈالنا
193	رستگار	رَستگَار	آزادی
193	واصلان الٰہی	وَاصِلَانِ اِلٰھی	خدا سے ملنے والے
193	تنقیح طلب	تَنقِیح طَلَب	تحقیق طلب
193	عناصر پرستی	عَنَاصِر پَرَستِی	چیزوں کی پرستش، عناصر کی پوجا

194	کلجگ	کَلجُگ	تاریک دور
194	پکش پات	پَکشُ پَات	طرفداری
195	عفت	عِفَّت	پاک دامنی
195	مکتی یاب	مُکتِی یاب	نجات یافتہ
195	جاودانی مکتی	جَاوِدَانی مُکتِی	ہمیشہ کی مکتی، دائمی نجات
196	سلب قدرت	سَلبِ قُدرَت	طاقت کا چھن جانا، طاقت نہ ہونا
196	سلب خالقیت	سَلبِ خَالِقِیَّت	اللہ تعالیٰ کے خالق یعنی پیدا کرنے والا ہونے کا انکار، صفت خالقیت کا نہ ہونا، چھن جانا
196	کوتہ اندیشی	کوتَہ اَندِیشِی	کم فہمی، کم عقلی
198	درشتی	دُرُشتِی	سختی
199	شملہ	شِملَہ	پہاڑی صحت افزا مقام
201	شبخون	شَبخُون	رات کو حملہ کرنا
204	گنڈے	گُنڈے	بدمعاش، غنڈے
204	بدیہی البطلان	بَدِیھِیُّ البُطلَان	وہ بات جو واضح طور پر غلط ہو
204	قبضہ جابرانہ	قَبضَہ جابِرَانَہ	جبراً قبضہ کرنا
204	مجہولات	مَجھُولات	وہ اشیاء جن کی حقیقت واضح نہ ہو
206	استت	استت	تعریف
206	مہما	مَھمَا	تعریف
208	باغیانہ حرکت	بَاغِیَانَہ حَرَکَت	بغاوت والی حرکت
210	خویشوں	خے شوں	خویش کی جمع، قریبی، رشتہ دار
210	عمداً	عَمَداً	جان بوجھ کر
210	خوف دامنگیر ہوا	خوف دامنگیرھوا	ڈر پیدا ہو، ڈر ہوا
211	رضاعت	رَضَاعَت۔ رِضَاعَت	دودھ پلانا
212	قرابتی	قَرَابَتی	قریبی
213	باعتبار نفع رسانی	بَاعتِبَارِ نَفع رَسَانی	نفع دینے کے لحاظ سے
214	کیفر کردار	کیفَرِ کِردار	بدانجام، کئے کی سزا
214	فراموشی	فَراموشی	بھولا دینا
214	صُلبی	صُلبِی	سگا، اپنے نطفے کا
214	معرض تبدل اور تغیر	مَعرِضِ تَبَدُّل اور تَغَیُّر	تبدیلی اور تغیر کے میدان میں
215	تختۂ مشق تغیرات	تَختَۂ مُشقِ تَغَیُّرات	وہ چیز جس کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ضرور تبدیلیاں واقع ہوں
218	تکلیف مالایطاق	تکلیف مالا یُطاق	طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری ڈالنا
221	شیطانی نیچریت	شیطانی نیچرِیَّت	شیطانی خیالات
222	کن	کُن	ہوجا
222	علم جیالوجی	عِلمِ جِیَالوجی	علم الارض
223	توضیح	تَوضِیح	وضاحت
225	کُھمبوں	کُھمبوں	کھمبی کی جمع ایک قسم کی روئیدگی جو اکثر برسات میں اُگتی ہے۔ (mushroom)
227	استعداد بعیدہ	اِستِعْدَادِ بَعِیدَہ	وہ صلاحیت جو پوشیدہ ہو، دور کی استعداد، دور کی قابلیت
227	استعداد قریب	استعداد قریب	وہ صلاحیت جو ظاہر ہو، قریب کی قابلیت
227	گوشت پوست	گوشت پوست	تمام اعضاء
228	جسم عنصری	جِسمِ عُنصُرِی / عُنصَرِی	خاکی جسم
228	تخلف وعدہ	تَخَلُّف وَعدَہ	وعدہ خلافی

228	استثناء	اِستِثناء	الگ، علیحدہ
230	شق القمر	شَقُّ القَمَر	چاند کا دو ٹکڑے ہونا
230	مضمون خواں	مَضمون خواں	مضمون پڑھنے والا
230	شیرینی	شِیرِینی	حلاوت، مٹھائی، مٹھاس
230	جست	جَست	چھلانگ
230	تریاق	تِریَاق	زہر کا اثر ختم کرنے والی دوا
230	خواص	خَواصّ	خاصیتیں
231	آریوں	آریوں	آریہ کے پیروؤں
231	خارق العادت	خارِقُ العَادَت	فوق العادت
231	وید	وید	ہندوؤں کی کتاب
231	لیکھرام	لیکھ رام	حضرت مسیح موعود کا مخالف
231	قوت تکلم	قوت تَکَلُّم	بولنے کی طاقت
231	دانستہ	دانِستَہ	جان بوجھ کر
232	معجزہ	مُعجِزَہ	کرامت
232	روبرو	رُوبَرُو	آمنے سامنے
232	جادو	جادو	ٹونا
232	خسوف	خُسُوف	گرہن
232	کاسہ لیس	کاسَہ لِیس	خوشامدی، چاپلوسی، بھیک مانگنا
232	تفتیش	تَفتِیش	تحقیق
232	تعجب	تَعَجُّب	حیرت
233	تصریح	تَصرِیح	وضاحت، صراحت
233	ممانعت	مُمَانِعَت	روک
233	خواستگار	خواستُگار	طلب گار
233	گردونواح	گِردُ و نَواح	آس پاس
233	معاون	مُعاوِن	مددگار
233	اقدام قتل	اِقدام قَتل	قتل کی کوشش
233	مرتکب	مُرتَکِب	ارتکاب کرنے والا، کوئی (برا فعل) کرنے والا
234	وعظ	وَعظ	نصیحت
234	قصاص	قِصَاص	بدلہ
234	سوانح عمری حضرت محمد صاحب (کتاب)	سَوانِح عُمری حضرت محمد صاحب	رسول کریم ﷺ کی سیرت پر لکھی گئی ایک کتاب
235	خونریزیوں	خونریزیوں	خون بہانے کی کارروائیوں
236	ہنوز	ہَنوز	ابھی
236	بغاوت	بَغاوَت	غداری، سرکشی
236	متنفر	مُتَنَفِّر	بیزار
236	ناخواندہ	ناخَواندَہ	ان پڑھ
237	استقامت	اِستِقامَت	صبر و ہمت، ثبات قدم
237	آریہ ورت	آریَہ وَرت	آریہ علاقہ، ملک
237	آتش	آتِش	آگ
238	حیف	حَیف	افسوس، لعنت
238	منتظر	مُنتَظِر	انتظار کرنے والا
238	متعصب	مُتَعَصِّب	تعصب کینہ رکھنے والا
238	جزیہ	جِزیَہ	ٹیکس

239	مشائخ	مَشائِخ	بزرگ لوگ، دینی عالم اور بزرگ
239	یہود	یَہُود	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیرو، یہودی کی جمع ہے
239	نصاری	نصاری	عیسائی
239	توریت	تَورِیت	یہودیوں کی مذہبی کتاب، توراۃ
239	انجیل	اِنجیل	عیسائیوں کی مذہبی کتاب
239	پادری	پادِری	عیسائی عالم
239	فنڈل	فَنڈَل	ایک عیسائی پادری
239	میزان الحق	مِیزَانُ الحق	پادری فنڈل کی ایک کتاب
240	تنبیہ	تَنبِیہ	آگاہی، خبردار کرنا
240	قرین مصلحت	قَرِینِ مَصلَحَت	مصلحت کے قریب تر
240	تدارک	تَدارُک	تلافی
240	مصالح	مَصَالِح	مصلحت کی جمع
240	بدمعاملگی	بَد مُعامَلگی	بری طرح پیش آنا
242	دیدہ دانستہ	دِیدَہ دَانستہ	جان بوجھ کر
242	کفارہ	کَفّارَہ	عیسائیوں کا عقیدہ کہ ساری دنیا کے انسانوں کے گناہوں کے بدلے میں خدا نے اپنے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھایا اور اس طرح تمام دنیا گناہوں سے پاک ہوگئی
242	خلل ڈالنا	خَلَل ڈَالنا	رخنہ، اختلاف ڈالنا
242	عنان حکومت	عِنَانِ حُکُومَت	حکومت کی باگ ڈور
242	مطلق العنان	مُطلَقُ العِنَان	خودمختار
242	دیوانی	دِیوَانی	عام لین دین اور زمین و جائیداد وغیرہ کے مقدمات جس کی سزا معمولی ہو۔

الٰہی تو ان پر رحم کر

10 رفروری 1925ء کو افغانستان میں قاری نور علی صاحب اور مولوی عبدالحلیم صاحب کو سنگسار کر دیا گیا۔ ان کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

''مجھے جس وقت گورنمنٹ کابل کی اس ظالمانہ اور اخلاق سے بعید حرکت کی خبر ملی۔ میں اسی وقت بیت الدعا میں گیا اور دعا کی کہ الٰہی تو ان پر رحم کر اور ان کو ہدایت دے اور ان کی آنکھیں کھول۔ تا وہ صداقت اور راستی کو شناخت کرکے .... اخلاق کو سیکھیں اور انسانیت سے گری ہوئی حرکات سے وہ باز آجائیں میرے دل میں بجائے جوش اور غضب کے بار بار اس امر کا خیال آتا تھا کہ ایسی حرکت ان کی حد درجہ کی بیوقوفی ہے۔ امیر اور اس کے اردگرد بیٹھنے والے گزشتہ تاریخ تو جانتے ہوں گے اور تاریخی حالات اس میں انہوں نے پڑھے ہوں گے اگر اس سے بے خبر ہیں تو کم از کم مسلمان کہلانے کی حیثیت سے وہ قرآن تو پڑھتے ہوں گے اور ان حالات کو بھی پڑھتے ہوں گے کہ ظالموں نے اپنے ظلموں سے صادقوں اور راستبازوں کو ذلیل کرنا چاہا۔ اور صداقت اور راستی کے مٹانے کے لئے سر سے پاؤں تک زور مارا۔

''مگر آخرکار مٹائے جانے والے وہی ہوئے جو کہ ظالم تھے۔ انہوں نے اس قرآن میں پڑھا ہوگا کہ ظالموں نے راستبازوں کی جماعتوں کو حقیر اور کمزور سمجھا اور اپنی قوت اور طاقت کے گھمنڈ میں ان کو ہر طرح دکھ دینے کی کوشش کی۔ لیکن خدا نے ان کو یہی جواب دیا کہ تم کیا طاقت رکھتے ہو تم سے پہلے تم سے زیادہ طاقتیں رکھنے والی قومیں گزری ہیں جنہوں نے خدا کے راستبازوں کو نابود کرنا چاہا اور جو صداقت وہ لائے اس کو دنیا سے مٹانا چاہا.......... مگر باوجود اس کے وہ راستبازوں کا وجود دنیا سے مٹا نہ سکے اور صداقت دنیا میں پھیل کر رہی ....

''اس لئے ان تجربات اور واقعات کی بناء پر اس تقریر کے ذریعہ میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانہ میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں کیونکہ اخلاق اصل وہی ہیں جو قوت اور طاقت کے وقت ظاہر ہوں۔ ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں جب کہ انسان برسر حکومت ہو۔

''اس لئے میں آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں جس طرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں وہ بھی برداشت سے کام لیں اور وہ اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے بھی آگے بڑھیں۔''

(الفضل 19 رفروری 1925ء)

شفیق باپ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی دلنشیں یادیں

اطاعت کے پتلے، حکم امام کو مقدم اور دیگر ہر کام کو پس پشت ڈال دیتے تھے

خ۔ منور

جب سے میں نے ہوش سنبھالا پیارے ابا جان کو دین کی خدمت میں وقف پایا، نہ انہوں نے دن دیکھا نہ رات دیکھی۔ دین کی خدمت میں ایسے مصروف ہوئے کہ دنیا کو پلٹ کر نہ دیکھا۔ دین کی خدمت میں دیوانگی کی حد تک پہنچے ہوئے تھے۔ خلیفہ وقت کے حکم کو ہر دم مقدم رکھا۔ آپ نے خلافت کے چار ادوار (خلیفۃ المسیح الثانی تا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس) میں خدمات انجام دینے کا شرف پایا۔ خلفاء کے حکم کے آگے ہر کام کو پس پشت ڈال دیتے تھے اور باقی ہر شے کو بھول جاتے تھے۔

3/اپریل تا 3 مئی 1990ء گوجرانوالہ سنٹرل جیل میں 9 دیگر احمدی احباب کے ساتھ آپ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ اس دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے میرے بھائی ڈاکٹر سلطان احمد مبشر کو ایک خط میں فرمایا کہ شیر پنجرے میں بھی شیر رہتا ہے۔ اللہ کے شیروں سے ملنے جاؤ تو میرا محبت بھرا اسلام اور پیار دینا۔

جن دنوں آپ کو قید میں رکھا گیا تو امی جان شدید بیمار تھیں۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا۔ جب آپ گوجرانوالہ جیل سے رہا ہو کر آئے تو امی جان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ میں تو خلیفہ وقت کا ادنیٰ ترین چاکر ہوں اور ان کے پاؤں کی خاک کے ایک ذرہ کے برابر بھی نہیں ہوں۔

آپ کی اسیری کی خبر نے پوری دنیائے احمدیت کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں کروڑوں دلوں کی دعائیں خداتعالیٰ کے عرش پر تہلکہ مچانے کا باعث بنیں۔ خداتعالیٰ کی نظر کریم اور خلیفہ وقت کی دعاؤں اور کروڑوں احباب جماعت کی دعاؤں نے ان مجبوروں کے لئے قید خانے کی سلاخوں کو موم کر دیا اور قید خانے کے پھاٹک کھل گئے۔

امی جان کی وفات ابا جان کی رہائی کے 17 دن بعد ہوئی۔ آپ نے ہم بہنوں اور بھائی کو بتایا کہ خدا کا لاکھ شکر ہے کہ میں آپ کی والدہ کی وفات پر گھر موجود تھا وگرنہ اگر میں جیل میں ہوتا تو آپ بچوں پر اور میرے دل پر جیل میں جو قیامت گزرتی اس کو بیان کرنا مشکل ہے۔ امی جان کی وفات کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ سے فرمایا کہ تمہاری خدمات میں تمہاری بیوی برابر کی شریک تھیں۔

ہماری امی جان کا ذکر بڑے اچھے انداز میں کیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ آپ کی امی جان نے ساری بہنوں اور بھائی کی تربیت بہت اچھے رنگ میں کی ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں تو خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ میرے بھائی اور ہم بہنوں کو پڑھانے میں اور پھر ان کی شادیوں میں ہمارے ابا جان اور امی جان نے بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔

پیاری امی جان نے ابا جان کے وقف زندگی ہونے کے ناطے بڑے صبر و شکر کے ساتھ وقت گزارا۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ جو کچھ گھر میں آتا اس پر شکر کرتیں۔ کبھی زبان پر حرف شکایت نہ آتا کہ میرے پاس یہ نہیں ہے میں گزارا کیسے کروں۔ خداتعالیٰ نے جماعت کے پیسوں میں بڑی برکت رکھی ہوئی ہے۔ گھر کے پورے کام کرتیں۔ ابا جان کے زیادہ تر رشتہ دار غیر از جماعت ہیں جب وہ ملنے کے لئے آتے تو ان کے ساتھ بے حد محبت کے ساتھ پیش آتیں اور جو خدمت ہو سکتی وہ کرتیں۔ ان کی خوشی اور غم میں شریک ہوتیں۔ جماعتی کام کرنے کے سلسلہ میں ہماری راہنمائی کرتیں۔ ان کی ہمیں یہ نصیحت ہوتی کہ کسی بھی جماعتی کام کے سلسلہ میں نکلیں تو مغرب کی نماز سے قبل گھر پہنچ جایا کریں۔ میں نے جماعتی کام اپنے پیارے ابا جان اور امی جان سے سیکھا۔ آپ کہتے تھے کہ جماعتی کام میں دنیا کی ملونی نہیں ہونی چاہئے۔ پھر میں نے جماعتی کام کا کافی تجربہ بیگم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم اور محترمہ نعیمہ سلہری صاحبہ قیادت نگران جوہر ٹاؤن سے حاصل کیا۔ میں تقریباً 20 سال سے زائد عرصہ سے مختلف شعبہ جات میں کام کر رہی ہوں۔

پیارے ابا جان کو اپنی اسیری کے دوران جو واقعات پیش آئے ان میں سے ایک واقعہ آپ نے ہمیں سنایا کہ ''31 مئی 1990ء کو میں آٹھ اسیران راہ مولیٰ کے ساتھ سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں تھا۔ پہلے روز قید خانہ کا کمرہ بہت وسیع تھا اور قیدیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ابا جان کو بتایا گیا کہ یہاں جو مولوی صاحب نماز پڑھاتے ہیں۔ تیسری دفعہ اغوا کی سزا بھگت رہے ہیں۔ ابا جان اور دوسرے اسیران راہ مولیٰ الگ نماز پڑھتے اور مختلف دعوت الی اللہ کے مسائل پر گفتگو کرتے۔ ایک دن ایک اہلحدیث لڑکا جو ابا جان کے قریب بیٹھا تھا۔ نہایت عقیدت سے یہ گفتگو سن رہا تھا۔ آپ سے پوچھنے لگا کہ مولانا آپ کس جرم میں جیل آئے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ ہمارا جرم یہ ہے کہ ہم خدا اور اس کے رسولؐ کا نام لیتے ہیں اور کلمہ پڑھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب بیمار تھے تو آپ بے حد دعاؤں میں مصروف رہے۔ صدقات بھی دیتے رہے۔ ان کی وفات پر شدید صدمہ سے دوچار ہوئے اور کئی دن تک خاموش رہے۔

جب پیارے ابا جان 2005ء میں جلسہ سالانہ قادیان تشریف لے گئے۔ اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس رونق افروز ہوئے۔ واپس آنے کے بعد ہم سب سے جلسہ میں شمولیت کی سعادت حضور کی عنایات اور خلافت کی برکات کا خاص ذکر کیا اور بتایا بیٹا جی الحمدللہ کہ اس عاجز کو جلسہ میں شامل ہونے اور پھر حضور انور سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی جس کا مجھے وہم بھی نہ تھا۔ حضور انور نے از راہ شفقت مجھے تبرک بھی عطا کیا اور باوجود رش ہونے کے علیحدہ سے ملاقات کا شرف بخشا پھر آپ نے ایک اہم واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انڈیا کے ہوشیار پور ٹائمز اور ہند سماچار نے ایک گھنٹہ آپ کا انٹرویو کیا اور انٹرویو کے بعد اظہار عقیدت کے لئے مجھے 500 روپے پیش کئے جو میں نے پہلی فرصت میں چندہ خدمت درویشاں میں جمع کروا دیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 27 مئی 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر دنیا بھر کے احمدیوں کو کھڑا کر کے جب عظیم الشان عہد لیا اور سب نے MTA پر دیکھا۔ آپ نے مجھے اور میری سب بہنوں کو فون پر خلافت جوبلی پر مبارکباد دی اور فرمایا کہ میری یہ نصیحت ہے کہ اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے رہیں کہ ہمیشہ خدا اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھو اور نظام خلافت کی لڑی میں پروئے رکھو اور اپنی اولادوں کو خلافت سے گہرا تعلق رکھنے کی تلقین کرتے رہو۔ آپ نے فرمایا کہ اس موقع پر اپنے گھروں کو سجاؤ اور جشن کا سماں پیدا کرو۔ دعائیں کرو نفل ادا کرو اور بتایا کہ میں نے اپنی لائبریری کو بھی سجایا ہوا ہے۔

وقف زندگی ہونے کے ناطے خداتعالیٰ پر توکل بہت زیادہ تھا۔ دکھ سکھ میں ہمیشہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کا سہارا لیتے۔ صبح ہوتے ہی صدقہ نکال کر دیتے اور ہمیں بھی نصیحت فرماتے کہ صدقہ کیا کرو۔ دن کے آغاز میں ہی حضور انور کو خود بھی دعا کے لئے لکھا کرو اور بچوں سے بھی خط لکھوایا کرو۔ اس عادت کی وجہ سے خدا کے فضل و کرم سے اب میرے بچے خود بخود حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے ہیں۔

جماعت کے وقت اور پیسے کی بڑی قدر کرتے تھے۔ لاہور جماعتی دورے پر آتے تو جب واپس ربوہ چلے جاتے تو پھر بتاتے کہ میں لاہور جماعتی دورے پر گیا تھا۔ دورہ کامیاب رہا۔ آپ کے پاس اس لئے نہ آ سکا کیونکہ یہ جماعتی دورہ تھا۔ سفر کا خرچ جماعت نے دیا تھا۔ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ابا جان کو ہر معاملے میں پابند دیکھا۔ سائیکل پر نماز پڑھنے جاتے تھے۔ نمازوں کی مکمل پابندی کرتے تھے۔ بیت مبارک میں نماز پڑھاتے بھی رہے۔ وقت کی انتہائی پابندی کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ جو انسان وقت کی قدر نہیں کرتا اور وقت پر کام نہیں کرتا وہ لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر کے بھی وہ لمحہ واپس نہیں لا سکتا۔ کسی بھی پروگرام پر جانے کے لئے مقررہ وقت سے کافی دیر پہلے تیار ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔ ہر کام کرنے سے قبل اس کا پلان بناتے اور آج کے کام کو کل پر نہ چھوڑتے۔ اگر کوئی شخص وقت مقرر کر کے نہ پہنچتا تو نہایت افسوس کا اظہار کرتے اور کہتے کہ ان لوگوں کو وقت کے قیمتی لمحات کا ادراک نہیں ہے۔ جو ذمہ داری اٹھاتے اسے پورا کرتے۔

گھر سے روانہ ہوتے وقت اور واپسی پر اونچی آواز میں السلام علیکم کہتے۔ نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد آپ کا معمول تھا کہ بہشتی مقبرہ جاتے اور سیر کرتے بہشتی مقبرہ کی پہاڑیوں کے عقب تک چلے جاتے تھے اور واپس آکر قرآن کریم کی اونچی آواز میں تلاوت کرتے۔ چاہے سردی ہو یا گرمی ہر روز غسل کرنا ان کا معمول تھا۔ صاف ستھرے کپڑے پہنتے۔ خوشبو کا استعمال کرتے اور خود کو پاک صاف رکھتے تھے۔ اپنی ہرا چکن میں عطر کی شیشی رکھتے۔

کھانے میں بے حد سادگی تھی۔ کہتے تھے کہ جو پکا ہے شکر الحمدللہ مرچ اور گھی کا زیادہ استعمال پسند نہ تھا۔ آپ اپنے گلے کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ کوئی ایسی چیز استعمال نہ کرتے جس سے گلا خراب ہو۔ قہوہ کا استعمال رکھتے تھے تاکہ گلا صاف رہے۔ آپ فرماتے تھے کہ مجھے اپنی آواز کا خیال اس لئے رکھنا پڑتا ہے کیونکہ دینی مجالس میں تقاریر کرنی ہوتی ہیں۔ آپ نے اپنی خوراک بہت کم رکھی ہوتی تھی۔ صبح ہلکا ناشتہ کرتے جس میں انڈہ اور چائے ہوتی۔ دوپہر کو کھانا کھاتے۔ رات کو بہت ہلکی غذا ہوتی۔ سر پر تیل لگا کر رکھتے۔ شہد کا استعمال اور وٹامن کی گولیوں کا استعمال ضرور رکھتے۔

ان کی طبیعت میں سادگی پائی جاتی تھی۔ نمود و نمائش کو ہرگز پسند نہ کرتے تھے۔ بات بڑی سادہ انداز میں اور ناپ تول کر کرتے تھے۔ اپنی ذات کے لئے کوئی خواہش نہ تھی۔ خواہش تھی تو جماعت کی خدمت، دعوت الی اللہ اور خلیفہ وقت کے ارشاد کی تکمیل کی تھی۔

آپ کبھی دفتر کی کوئی بات گھر آکر نہ کرتے تھے۔ بعض دفعہ امی جان نے آپ سے پوچھنا کہ فلاں لجنہ نے دفتر کی یہ بات بتائی ہے۔ تو آپ شدید ناراضگی کا اظہار کرتے اور کہتے کہ نہ جانے کون سے ایسے لوگ ہیں جو دفتر کی پوشیدہ باتیں گھر آکر کرتے ہیں۔

آپ جماعت کے خلاف کوئی بات نہ سنتے تھے۔ اس کے علاوہ مقررہ موضوع تقریر کے دوران اگر کوئی ٹوکتا یا خلل ڈالتا تو اس کو پسند نہ فرماتے تھے۔

فون پر بڑی گرمجوشی سے سلام کرتے اور بڑے

پیار سے باتیں پوچھتے۔ پھر بتاتے کہ فلاں کتاب یا مضمون لکھ رہا ہوں۔

خلیفہ وقت کی طرف سے جو بھی خطوط آتے ان کو محفوظ رکھتے اور فائل کے اندر پرو دیتے۔ اس طرح بچوں کے خطوط بھی علیحدہ فائل میں لگاتے اور اکثر دکھایا کرتے تھے۔

آپ کا حافظہ بلا کا تھا۔ حوالہ جات، واقعات، لطائف کے علاوہ سارے عزیز و اقارب کے نام ان کے بچوں کے نام یاد تھے۔ ہر ایک کے ساتھ بڑی محبت اور پیار سے ملتے تھے۔

آپ کی اپنی ذاتی لائبریری میں 8 ہزار سے زائد کتب موجود ہیں اور بڑے قرینے سے کتب الماریوں میں رکھی ہوئی ہیں۔ ہر کتاب پر Tag لگائے گئے ہیں۔ مختلف موضوعات پر کتابیں مختلف شیلفوں میں رکھی گئی ہیں۔ میں اور میرے میاں منور احمد عباسی صاحب جب بھی لاہور سے ملنے کے لئے جاتے تو بڑے شوق سے ہمیں لائبریری میں نئی کتب کے اضافہ کے بارے میں تفصیل بتاتے اور کتب بھی دکھاتے۔ ہم تھوڑی دیر تک ان کی لائبریری میں رہتے۔ اس دوران وہ اپنے کام میں مصروف رہتے۔ الماریوں میں رکھی ہوئی ہر کتاب کا ان کو علم ہوتا تھا۔ کتاب کا نام، جلد، نمبر اور سن اشاعت۔ جب اباجان اندرون ملک یا بیرون ملک سفر پر جاتے تو اپنی لائبریری کے لئے کتابیں خرید کر لاتے۔ یہ کتب اپنی تنخواہ میں سے خریدتے اور کہتے کہ بیٹا یہی میری جائیداد ہے۔ جو میری ذاتی توجہ کا مرکز ہے۔ جماعت کے علاوہ ہر فرقہ اور مسلک کی کتب میں بڑی دلچسپی لیتے تھے اور خاص طور پر خرید کر لاتے تھے اور مخاطب کی ہر بات کا جواب بڑے احسن طریقے سے دیتے تھے تا کہ وہ مطمئن ہو جائے۔ لائبریری میں آپ نے TV رکھا ہوا تھا۔ کام کرنے کے ساتھ ساتھ MTA دیکھتے رہتے۔ آپ نے اپنی ذاتی لائبریری میں حضرت مسیح موعود اور خلفاء احمدیت کے ارشادات چسپاں کئے ہوئے تھے۔ طبیعت میں نفاست اتنی زیادہ تھی کہ لائبریری کے ہر شیلف میں ایک کپڑا رکھا ہوتا تھا۔ جب اس شیلف سے کوئی کتاب نکالتے تو کپڑے کے ساتھ اچھی طرح صاف کر لیتے۔

جماعت کے بزرگوں کے نام بڑے احترام سے لیا کرتے تھے۔ جب بزرگان کی اولاد میں سے ملتا تو بڑی خوشی اور احترام کے ساتھ ملتے اور کہتے کہ یہ ہمارے بزرگوں کے بچے ہیں۔ تقاریر اور دینی مجالس کے دوران یا جب اپنے بچوں کے درمیان تشریف فرما ہوتے تو جماعت کے نامور بزرگوں اور (رفقاء) کے واقعات اکثر سنایا کرتے تھے۔ ایمان افروز اور سبق آموز روایات و حکایات واقعات میں شامل رکھتیں۔ اس محفل کا رنگ کچھ اور ہی ہوتا تھا۔ بات کو غور سے سنتے تھے اور بات کرتے ایسے طریقے سے تھے کہ بات دل میں اتر جاتی۔ ان مجالس کے دوران دلچسپ لطائف سے مجلس کو خوشگوار بنا دیتے اور فرماتے کہ میں دینی مجالس میں لطائف کو اس لئے جوڑتا ہوں کیونکہ اس سے حاضرین تازہ دم ہو جاتے ہیں اور میری بات کو بڑی توجہ سے سنتے ہیں۔

قربانی کے معیار میں بے حد بڑھے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ لاہور سے چند عہدیدار آپ سے ملنے کے لئے گھر پر آئے۔ گرمی کا موسم تھا۔ ان کو مشروب پیش کیا گیا جو ٹھنڈا نہیں تھا۔ احباب نے استفسار کیا کہ مولوی صاحب آپ کے گھر ریفریجریٹر نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جی نہیں میں ایک واقف زندگی ہوں صابر اور شاکر ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت دیا ہے جس کا میں شکر ادا نہیں کر سکتا۔ جماعت ہمیں کچھ دیتی ہے ہم سے مطالبہ تو نہیں کرتی۔

اطاعت کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ جب خلیفۂ وقت کی طرف سے کسی حوالہ سے متعلق حکم آتا تو دنیا کے سب کام بھول جاتے حتیٰ کہ کھانے اور آرام کی پرواہ نہ کرتے اور جب تک وہ حوالہ تلاش کر کے حضور کی خدمت میں بھجوا نہ دیتے ان کو چین نہ آتا۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ جب ہم لاہور سے فون کرتے تو کہتے کہ بیٹا میں ایک ضروری حوالہ تلاش کر رہا ہوں آپ دعا کریں مل جائے اور کچھ دیر بعد فون کر لیں۔ اس وقت آپ نہایت انکساری اور عاجزی کا انداز اختیار کرتے۔

میں نے اپنی ہوش میں دیکھا ہے کہ شدید گرمی کے موسم میں جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو آپ بیت مبارک میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ درس کے لئے بڑی تیاری کیا کرتے تھے۔ گرمی اتنی زیادہ ہوتی کہ روزے کی حالت میں درس دینے کے لئے جب بیت مبارک جاتے تو ایک رومال میں برف کا ٹکڑا باندھ کر پگڑی کے اندر رکھ لیتے تا سر ٹھنڈا رہے۔ درس بڑے جوش سے دیتے کبھی بھی شکایت نہ کرتے کہ میں بول بول کر تھک گیا ہوں۔ باقاعدگی کے ساتھ روزے رکھتے۔ اونچی آواز میں تلاوت کرتے تھے۔ نماز پڑھانے، درس دینے کے لئے یا کہیں دینی مجلس میں جاتے تو سائیکل پر جاتے۔

ایک دفعہ ہمارے پڑوس میں کسی عورت نے اپنے بچے کو بہت بری طرح پیٹا۔ بچے کے رونے کی آواز سن کر بڑے پریشان ہوئے کہنے لگے کتنے جاہل ہیں جو بچوں کو مارتے ہیں۔ اسی وقت جائے نماز بچھائی اور امی جان سے اور ہمیں کہا کہ آؤ نماز پڑھیں اور ان کے لئے دعا کریں۔

دفتر کے خرچ سے چائے پینا پسند نہ کرتے تھے۔ 11 بجے دن کے قریب امی جان چائے تیار کر کے بھجوایا کرتی تھیں۔

جب سے MTA کا آغاز ہوا اباجان کے پروگرام باقاعدگی سے نشر ہوتے رہے۔ آپ کا درس تقاریر وغیرہ۔ حضور انور کے ارشاد پر آپ نے 1974ء کے اسمبلی کے حالات ریکارڈ کروائے اور حوالہ جات کے ثبوت پیش کئے جو مختلف اوقات میں پیش کئے جاتے رہے اور Repeat بھی کئے گئے۔ آپ کہتے تھے کہ نئی نسل کو ان حالات و واقعات سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے۔

جب ہم چھوٹے تھے تو ہر عید کے موقع پر ہمیں عیدی اور تحائف دیا کرتے ہماری شادیوں کے بعد بھی ان کا یہ معمول تھا۔ جب بھی ہم ربوہ جاتے تو بیٹیوں کے لئے لفافے تیار کر کے رکھتے تھے اور ہر ایک کا نام لکھ کر کچھ رقم اس میں ڈال دیتے تھے۔

ان کی بڑی خواہش تھی کہ میرے سارے بچے اچھی تعلیم حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی خواہش کو پورا کیا۔ گھر میں آپ کا ایک خاص رعب تھا۔ آپ سے ہمیں بے حد حجاب رہتا۔ جب سکول کی فیس یا کوئی اور چیز خریدنی ہوتی تو امی جان کے ذریعہ اباجان سے کہلایا جاتا۔ جب جماعتی دورہ پر جاتے تو واپسی پر کوئی نہ کوئی کھانے کی چیز ضرور لے کر آتے۔

میرے بھائی کو ہمیشہ کہتے کہ میرا شیر بیٹا ہے۔ جب اس نے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کی تو اس دن سے اس کو ڈاکٹر صاحب کہہ کر پکارنے لگے۔ کہتے تھے کہ آپ کی والدہ کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا ڈاکٹر بنے۔ میں تو ان کی روح کو سکون پہنچانے کے لئے ایسا کہتا ہوں۔

ہم اباجان کے ساتھ بہشتی مقبرہ جاتے تو بہشتی مقبرہ داخل ہونے سے قبل کہتے کہ بیٹا پہلے بہشتی مقبرہ میں داخل ہونے کی دعا پڑھ لیں جب قطعہ خاص میں دعا کرتے تو کہتے کہ سورۃ فاتحہ اور درود شریف پڑھنے کے بعد فوت شدگان کے لئے دل سوزی کے ساتھ مغفرت کی دعا کرنی چاہئے اور پھر بعد میں اپنی بخشش کے لئے بھی دعا کریں پھر کہتے کہ بیٹا موت کو ہمیشہ ہر انسان کو یاد رکھنا چاہئے۔ اس ذائقہ کو ہر انسان نے چکھنا ہے۔ لیکن بیٹا آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص موت کی کبھی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ شخص نیک ہے تو زندہ رہنے کی صورت میں زیادہ نیکیوں کی توفیق پا جائے اور اگر برا ہے تو ممکن ہے توبہ کا موقع میسر آجائے۔

پیاری امی جان کی وفات پر جماعت کے لوگوں کی طرف سے بیشمار خطوط آئے۔ آپ نے سب خطوط کا باری باری جواب دیا۔ کوئی ایسا خط نہ تھا جس کا جواب نہ دیا گیا ہو اور پھر یہ خطوط علیحدہ فائل میں لگائے۔

اباجان نے ہم سب کی شادیاں دیندار گھرانوں میں کیں۔ خدا کے فضل سے ان کے سارے داماد مختلف جماعتی عہدوں پر دین کی خدمت بجا لا رہے ہیں اور بیٹا بھی جماعت کی خدمت کر رہا ہے اور بیٹیاں بھی جماعت کی خدمت احسن رنگ میں کر رہی ہیں۔ میرے میاں بھی حلقہ جوہر ٹاؤن میں سیکرٹری وقف جدید اور منتظم مال انصار اللہ کے فرائض احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔

میری بڑی بہن شاہدہ کی جب شادی ہوئی تو اباجان گجرات کے دورہ پر تھے۔ دورے سے قبل گھر میں آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ خلیفہ وقت سے درخواست کر کے دورے کی تاریخ آگے کروالیں۔ آپ نے کہا کہ میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ خلیفہ وقت کی منظوری سے یہ پروگرام طے ہوا ہے۔ تین اور علمائے دین جا رہے ہیں۔ یہاں پر شادی کی تقریب میں آپ سب لوگ موجود ہیں۔ آپ جب دورہ ختم کر کے واپس آئے تو رخصتی کا وقت تھا۔

دوسری بہن ناصرہ کی شادی ہوئی تو ان دنوں میں آپ کو خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا کہ آپ نے بیرون ملک دورے پر جانا ہے۔ آپ نے اس ذمہ داری کو اپنے دامادوں یعنی میرے میاں، میرے بڑے بہنوئی اور بیٹے کے سپرد کیا اور خود دورے پر روانہ ہو گئے۔

جب دورے سے واپس آئے تو ایئرپورٹ سے سیدھے ربوہ چلے گئے اور بیٹی کو ملنے بھی نہ گئے اور کہا کہ جماعت نے گاڑی بھیجی تھی۔ اس لئے میں لاہور میں نہ رک سکتا تھا۔ مناسب یہ ہے کہ میں خود اپنے خرچ پر لاہور آکر اپنی بیٹی اور داماد سے ملوں اور پھر دوبارہ ملنے کے لئے ربوہ سے اپنے خرچ پر تشریف لائے۔

پیارے اباجان نے امی جان کی وفات کے بعد میرا رشتہ طے کیا۔ میں ایک دن اپنے اباجان کو دبا رہی تھی تو بڑے پیار سے اور بڑی بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ بیٹا میں نے رشتے کرتے وقت ہمیشہ یہ دیکھا کہ اس فیملی کا جماعت کے ساتھ تعلق کیسا ہے۔ بیٹا میں نے آپ کا رشتہ کرتے وقت بھی یہی دیکھا کہ فیملی بڑی نیک اور دیندار ہے۔ منور صاحب کے والد خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی عرصہ انسپکٹر مال رہے۔ منور صاحب کی والدہ بڑی نیک اور دعا گو خاتون تھیں۔ تہجد کبھی نہ چھوڑتی تھیں۔ ان کی فیملی کو میں پہلے بھی جانتا ہوں۔ جس گھر میں دین کی خدمت کرنے والے موجود ہوں وہاں پر خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہوتی ہے۔

پیارے اباجان نے میری شادی پر باپ اور ماں دونوں کے فرائض ادا کئے۔ ہر بیٹی کو جہیز میں کتب کے ڈبے بھر کر دیئے تا کہ سلسلہ کی کتب مطالعہ میں رہیں اور اپنی اولادوں کو بھی پڑھائیں۔

قریباً 5 سال قبل ایک روز میں لجنہ کے اجلاس کے اختتام پر گھر واپس آ رہی تھی کہ راستے میں پاؤں سلپ ہونے سے ٹانگ میں فریکچر ہو گیا۔ جب آپ کو اس کا علم ہوا تو بے حد پریشان ہوئے۔ لاہور میں میرے پاس تشریف لائے اور مجھے اس حالت میں دیکھا تو آنکھوں سے بیشمار آنسو چھلک پڑے کہنے لگے کہ بیٹا جب میری ٹانگ میں فریکچر ہوا تھا تو میں سائیکل پر نماز پڑھ کر آ رہا تھا کہ کسی سائیکل سوار نے میری سائیکل کو ٹکر مار دی اور آپ بھی اجلاس سے واپس آ رہی تھیں۔ دونوں نیک مقصد کے لئے نکلے تھے۔ میں بے حد تکلیف میں تھا۔ لیکن اس تکلیف میں میں نے سوچا کہ خدا تعالیٰ کتنا عظیم ہے کہ اس نے مجھے کسی بڑی تکلیف سے بچانے کے لئے یہ تکلیف دی ہے۔ خدانخواستہ آنکھوں کا نقصان ہو جاتا تو بینائی ضائع ہو جاتی اور میں جماعت کی خدمت سے محروم ہو جاتا۔ میری اس تکلیف میں تقریباً چھ ماہ کے عرصہ میں میرے میاں منور احمد عباسی صاحب نے میرا بے حد خیال رکھا۔

وفات سے قریباً ایک سال قبل میں اور میرے

میاں آپ سے ملنے کے لئے جب ربوہ گئے اور شام کو ہماری واپسی تھی لاہور کے لئے۔ میرے میاں کو مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ میرے دل میں شدید خواہش ہے کہ میں اپنے غیراز جماعت اعزاہ سے ملنے کے لئے سانبھل جاؤں۔ سانبھل ایک گاؤں ہے جو چنیوٹ سے جھنگ کے راستہ میں آدھ گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے۔ کہنے لگے کہ اس طرح میں ان سے مل بھی لوں گا اور جماعت کی چند کتب بھی ان کو دوں گا۔ مقصد یہ ہے کہ دعوت الی اللہ ہو جائے۔ ہم نے اپنا شام لاہور واپسی کا پروگرام ملتوی کر دیا اور اگلے روز صبح 7 بجے ہم گاؤں سانبھل کے لئے روانہ ہوئے۔ گاؤں میں قریباً 15 گھرانے ہیں۔ جس گھرانے میں پہلے جانا تھا ان کو اطلاع کر دی گئی۔ چنیوٹ پہنچنے پر ہم ایک فروٹ کی دکان پر رکے اور سب گھرانوں کے لئے فروٹ کے علیحدہ علیحدہ لفافے تیار کروائے۔ جب ہم گاؤں سانبھل پہنچے تو وہ سب لوگ استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ میزبانوں کو یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ان کو کہاں بٹھائیں۔ کوئی کرسی لے کر آ رہا تھا اور کوئی چارپائی پر چادر ڈال رہا تھا کوئی تکیے لے کر آ رہا تھا۔ ہم شام تک وہاں رہے۔ آپ حضرت مسیح موعود کی تعلیمات سے ان کو روشناس کراتے رہے اور علمی اور دینی موضوعات پر ہی باتیں ہوتی رہیں۔ دعوت الی اللہ جاری رہی۔ سب گھرانے ایک ہی گھر میں اکٹھے ہو گئے تھے اور ہر کوئی بضد تھا کہ ان کے ہاں چلیں لیکن کمی وقت کے باعث ہم نہ جا سکے۔ شام کو ہماری واپسی ہوئی۔ واپس ربوہ پہنچنے پر آپ بے حد خوش تھے اور میرے میاں کا بار بار شکریہ ادا کرتے رہے کہ آپ نے مجھے سارے پیاروں سے ملا دیا۔

ابا جان کے کندھوں اور ہاتھوں کو دبانا ہمارا معمول تھا۔ جب میں اپنے پیارے ابا جان کے کندھوں اور ہاتھوں کو دباتی تھی تو ہاتھ اتنے نرم ہوتے تھے جیسے روئی۔ مجھے یہ خیال آتا تھا کہ ابا جان نے ساری عمر اپنے ہاتھوں سے اتنا لکھا ہے لیکن ہاتھ نہ سخت تھے اور نہ ان پر کوئی نشان تھا۔

جب کبھی بھی آپ نجی طور پر لاہور تشریف لاتے تو ہمیشہ میرے ہاں قیام کرتے تھے۔ میرے میاں کی طبیعت ان کو بے حد پسند تھی وہ بھی آپ کی خدمت کے لئے تیار رہتے۔ ان کی ہر خواہش کا احترام کرتے۔ ان کو بڑا اچھا لگتا کہ ابا جان نے ہمارے ہاں قیام کیا ہے۔ بڑے پیار سے ہر بات کرتے شور وغل پسند نہ کرتے تھے۔ ہمارے گھر میں اس چیز کا بے حد خیال رکھا جاتا۔ شادی سے قبل بھی ابا جان کے کندھوں کو دبانا میرا معمول تھا اور کہتے تھے کہ میرا خالد بیٹا ہی میرے کندھے اور ہاتھ دبائے گا۔ شادی کے بعد بھی جب آپ میرے ہاں قیام کرتے تو میں ان کے کندھے دبایا کرتی تھی۔ پگڑی کو مایہ لگا کر دیتی تو مجھے کہتے کہ آپ نے اپنی امی جان کی یاد تازہ کر دی ہے۔ لاہور آتے تو تدوین وتالیف کی اشیاء کی آپ کو تلاش رہتی۔ کتب خریدنے کے لئے اکثر میرے میاں کو ساتھ لے کر جاتے۔ زیادہ تر اردو بازار اور دیگر مکتبہ جات جاتے۔ ربوہ سے روانہ ہونے سے قبل مختلف مکتبہ جات کی فہرستوں سے اپنی ایک لسٹ تیار کر لاتے اور بڑی پلاننگ سے کتب خریدتے۔ اس کام میں ان کو بعض دفعہ سارا سارا دن لگ جاتا۔ پھر جب کتابیں خرید کر لے آتے تو ایک میز کے اوپر ڈھیر لگا دیتے اور جب تک ساری کتب کو ایک نظر دیکھ نہ لیتے آرام سے نہ بیٹھتے تھے۔ ہر کتاب کے شروع میں خالی صفحہ پر نوٹس لکھتے جاتے اور دس پندرہ منٹ میں ایک کتب کو ٹٹول لیتے اور ساتھ کہتے کہ بیٹا میں تو کتاب کو سونگھ رہا ہوں آپ بھی آ کر سونگھ لیں۔

ایک مرتبہ اردو بازار جانے لگے تو میرے بیٹے حماد احمد عباسی جو اس وقت تیسری جماعت کا طالبعلم تھا کو ساتھ چلنے کے لئے کہا میں نے کہا ابا جان اس کو لے کر نہ جائیں چھوٹا ہے بھوک لگ جائے گی۔ آپ ڈسٹرب ہوں گے۔ کہنے لگے کہ بیٹا میں نے اپنے نواسے سے وعدہ کیا ہے کہ ساتھ لے کر جاؤں گا۔ اردو بازار پہنچ کر میرے بیٹے سے کہا کہ بیٹا میں چاہتا ہوں کہ میری طرف سے تین کتابیں آپ بھی خرید لو پیسے میں دوں گا۔ سو میرے بیٹے نے تین کتابیں پسند کیں۔

1۔ ماں کی دعا۔ 2۔ نماز کی برکات۔ 3۔ اللہ

آپ نے ان کتب کی قیمت ادا کی جب گھر واپس پہنچے تو گھر میں داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں سلام کیا اور میرے سر پر پیار دیا اور بہت خوشی سے مجھے کہا کہ بیٹا میرے نواسے حماد احمد عباسی نے کمال کر دیا ہے۔ کتب کا انتخاب بہت اعلیٰ کیا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ بیٹا میں اس لئے اپنے نواسے کو ساتھ لے کر گیا تھا کہ دیکھا جائے کہ اس کا علمی رجحان کیسا ہے۔ علمی رجحان پرکھنے کا آپ کا یہ ایک پیارا انداز تھا۔ واپس ربوہ پہنچ کر لائبریری کے مددگار کارکنان کو سارا واقعہ سنایا اور کتب کے نام بھی بتائے۔

جب کبھی آپ کی کوئی نئی کتاب شائع ہوتی تو اپنی بیٹیوں کو ایک ایک کاپی ضرور تحفۃً بھیجتے۔ ان پر ٹیگ لگاتے اور بڑے پیارے انداز میں اپنے دامادوں اور بیٹیوں کے نام لکھے ہوتے۔ جب ہم مبارکباد کے لئے فون کرتے تو پوچھتے کہ کتاب کا کونسا حصہ یا واقعہ پسند آیا۔ کیا پیش لفظ ٹھیک تھا۔ یہ پرکھنے کے لئے کہ میری کتاب کو پڑھا بھی ہے یا نہیں۔

میں جب بھی ان کی پسند کی چیز پکاتی تو کہتے تھے کہ بیٹا آپ کو کیسے معلوم کہ مجھے یہ چیز پسند ہے اور ہمیشہ تعریف ہی کرتے۔

میرے بیٹے حماد احمد عباسی نے سوا پانچ سال کی عمر میں اور میری بیٹی ظل ہما عباسی نے 5 سال کی عمر میں قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ تو ہر دو مواقع پر بے حد خوش ہوئے۔ مبارکباد کے علیحدہ علیحدہ خطوط لکھے اور بچوں کو تحائف بھجوائے میرے میاں کو بھی مبارکباد دی اور کہا کہ بیٹا اصل تعلیم قرآن کریم کی ہی ہے۔ آپ نے بچوں کو چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم کی تعلیم دے دی۔

ابا جان میرے سسر مکرم مظفر حسین عباسی صاحب کی وفات پر میری ساس محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے افسوس کے لئے دارالعلوم وسطی پہنچ گئے جہاں پر وہ اپنی بیٹی کے پاس رہتی تھیں۔ انتہائی نیک خاتون تھیں اور کافی عرصہ سے فالج کے حملہ کی وجہ سے صاحب فراش تھیں۔ تہجد گزار تھیں۔ آپ نے میرے سسر کا ان سے افسوس کیا اور بڑے ہی اچھے الفاظ میں میرے سسر کی جماعتی خدمات کو سراہا جو کہ ایک لمبے عرصہ تک جماعت کی خدمت بطور انسپکٹر مال سرانجام دیتے رہے اور پاکستان کی مختلف جماعتوں میں رہے۔ زیادہ تر سندھ کی جماعتوں میں رہے۔ اخلاص میں بے حد بڑھے ہوئے تھے۔ میرے سسر کی وفات کے دو سال بعد میری ساس بھی فوت ہو گئیں۔ دونوں موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو غریق رحمت کرے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین

مارچ 2009ء میں جب ہم ربوہ ان سے ملنے کے لئے گئے تو آپ نے اپنی نئی کتاب اقلیم خلافت کے تاجدار ہمیں دی لاہور آ کر کتاب پڑھی اور آپ کو مبارکباد کا فون کیا کہ ہم نے کتاب پڑھ لی ہے تو بے حد خوش ہوئے اور کہا کہ بیٹا میں نے کتاب کی شکل میں اسے اس لئے شائع کیا ہے کہ آنے والی نسلیں بھی یہ سمجھ سکیں کہ امام وقت کا کسی چاکر سے پیار اور شفقت کیسی ہوتی ہے۔ اپنے ادنیٰ ترین غلاموں کے ساتھ یہ سلوک خلافت کی برکات اور اطاعت امام کے طفیل ہے۔

مئی میں پیارے ابا جان جب لاہور تشریف لائے تو میرے ہاں ہی قیام کیا۔ آپ کی طبیعت اس وقت بھی ٹھیک نہ تھی۔ کمزوری بہت زیادہ محسوس کر رہے تھے۔ آپ اگر رات کو جاگتے تھے تو صرف جماعتی کام کی وجہ سے۔ اس دفعہ میں حیران تھی کہ رات گئے تک جاگتے رہے اور باتیں کرتے رہے۔ میری دوسری دو بہنیں جو لاہور میں رہتی ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر کافی دیر اپنے دل کی باتیں کرتے رہے۔ کاش ابا جان کی یہ باتیں میں محفوظ کر لیتی کیا معلوم تھا کہ لاہور کا یہ ان کا آخری چکر ہے۔ آپ نے بتایا کہ انہوں نے ایک مضمون بعنوان ''عالم روحانی کے لعل و جواہر'' کے سلسلہ میں ادارہ الفضل کو اتنا مواد مہیا کر دیا کہ وہ ایک سال سے زائد عرصہ کی اشاعت کے لئے کافی ہے۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگے کہ بیٹا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور میرا سن پیدائش کیا ہے تو میں نے کہا آپ کا 1927ء اور خلیفۃ المسیح الرابع کا 1928ء ہے تو کہنے لگے کہ بیٹا خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سال پہلے اس لئے پیدا کیا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت کر سکوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے توفیق دی کہ میں نے تاریخ احمدیت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زندگی تا وفات کے تمام حالات مکمل لکھ کر دے دیئے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور کا آغاز کیا ہے۔

پیارے ابا جان نے ایک کتاب بعنوان دلچسپ علمی واقعات ومشاہدات لکھی۔ ایسے واقعات وحالات جو 1943ء سے 2007ء تک پیش آئے پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں آپ نے چند ایسے واقعات بیان کئے ہیں جنہیں پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

16 اگست 2009ء دوپہر کو ابا جان کی طبیعت ٹھیک نہ ہونے کا پتہ چلا اور یہ کہ انہیں ہسپتال داخل کرنا ہے۔ یہ خبر سن کر دل گھبرا رہا تھا اور عجیب سی بے چینی تھی اور ایسی کیفیت تھی جو پہلے کبھی نہ تھی۔ میرے میاں نے کہا کہ ربوہ فوری چلنا چاہئے۔ چنانچہ میں، میرے میاں (منور صاحب) اور دو بہنیں اور بہنوئی جو لاہور میں رہتی ہیں اکٹھے ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ 6 اگست کی رات کو ہم ربوہ پہنچے اور سیدھے ہسپتال گئے۔ آپ ICU میں تھے۔ سب نے جا کر باری باری سلام کیا۔ آپ نے بڑے پیارے انداز میں ہمارے سروں پر پیار دیا۔ ابا جان کی حالت دیکھ کر میرا دل بے حد بھرا ہوا تھا۔ ابا جان کی آنکھوں میں بیشمار آنسو تھے کہنے لگے کہ میری بیٹیاں آئی ہیں تو لگتا ہے جیسے سارا پنجاب آ گیا ہے۔ طبیعت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے بتایا کہ اب طبیعت کچھ بہتر ہے۔ میری بہن ناصرہ کا خاص طور پر پوچھا کہ وہ آئی ہے کہ نہیں اس کی طبیعت کچھ دن خراب رہی تھی۔ بیڈ کے ساتھ ایک بنچ پڑا تھا آپ نے اپنے دامادوں سے کہا کہ تشریف رکھیں۔ ان کے ساتھ ہلکی پھلکی بات کی اور کہا کہ بیٹا صبر کو اور دعا کو نہیں چھوڑنا۔ پھر کہا کہ میں نے اپنی ساری زندگی جماعت کے لئے وقف کی ہے اور میں نے جماعت کو اپنا خون تک دیا ہے۔ خدا کے فضل سے میرے دونوں ہاتھ صاف ہیں میں نے کسی سے کوئی زیادتی نہیں کی اگر میرے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہو تو میں نے برداشت کی ہے۔ لیکن اس کا معاملہ میں نے خدا کے سپرد کیا ہے اور کہا کہ زندگی تو خدا کے ہاتھ میں ہے اس کی قدرت کے آگے کوئی روک نہیں۔ میں تو خدا کی رضا پر راضی ہوں۔ جیسا وہ چاہے۔ لیکن بات زیادہ نہ کی۔ اس دن ہم واپس لاہور آ گئے۔ میری دو بہنیں جو کینیڈا اور جرمنی میں رہتی ہیں وہ بھی ابا جان کی وفات سے قبل پہنچ گئی تھیں۔ اگلے روز ربوہ فون کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ CCU شفٹ کر دیا گیا ہے اور نیم بے ہوشی طاری ہے۔ ہم تینوں بہنیں منور احمد عباسی صاحب کے ساتھ واپس ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ سیدھے ہسپتال گئے۔ ابا جان کو اس حالت میں دیکھ کر دل بے حد غمگین ہوا کیونکہ ایسی حالت میں پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ جدائی کا وقت قریب آ چکا تھا۔ آنسو تھمتے نہ تھے۔ آپ کی وفات کے تین روز بعد تک ہم وہیں پر رہے۔ روزانہ کئی بار ہسپتال آپ کو دیکھنے جاتے اس امید کے ساتھ کہ ابھی آنکھیں کھولیں گے اور بات کریں گے۔ خدا کا منشاء کچھ اور ہی تھا۔ دن بدن طبیعت بگڑنے لگی۔ پیچیدگیاں بڑھنے لگیں اور طبیعت سنبھل نہ سکی اور بالآخر آپ خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہم سب کی آنکھیں اشکبار تھیں اور دل غم سے نڈھال تھا۔ ہم شفقت پدری سے محروم ہو گئے تھے۔ میرے چچا محمد

باقی صفحہ 10 پر

ک۔خانم

دارالذکر لاہور میں راہ مولیٰ میں جاں نثار کرنے والے

میرے پیارے بھائی مکرم منیر احمد شیخ صاحب امیر جماعت ضلع لاہور

میں اکثر سوچتی ہوں کہ وہ کیسا انسان تھا! میں نے اپنی تمام زندگی میں ایک انسان میں اتنی صفتیں اکٹھی کبھی دیکھی نہیں۔ درحقیقت تھا وہ انسان ہی لیکن ایسا انسان جس کے بارے میں صحیح معنوں میں کہا جاسکتا ہے۔ ؎

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

عاجزی اور انکساری کا پیکر، غریبوں کے کام آنے والا، والدین کا خدمت گزار، نہایت ذہین وفطین، بہترین مقرر اور حاضر جواب، متوازن طبیعت اور صائب الرائے۔ ایک پُرکشش اور دلآویز شخصیت کا مالک، واقعی وہ انسان ہی تھا لیکن فرشتوں سے بڑھ کر منیر احمد شیخ صاحب عدل وانصاف کی ایک زندہ علامت تھے۔ آپ کا عدل کورٹ تک ہی محدود نہیں تھا۔ بڑے سے بڑے معاملہ میں اور عام زندگی کے ہر پہلو میں آپ نے عدل اور منصفی کا بول بالا کیا اور کبھی ہزیمت نہیں اٹھائی اس لئے کہ دنیوی فوائد کبھی آپ کے مطمح نظر نہیں رہے۔ اپنے خاندان اور دیگر کئی خاندانوں کی بہت سے گتھیوں کو نہایت احسن طریق سے سلجھایا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ آپ میں معاملہ کو جانچنے اور اصل حقیقت تک پہنچنے کی صلاحیت بوجہ آپ کی ذہانت اور حاضر دماغی بدرجہ اتم موجود تھی۔ ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ وہ صرف میرا ہے۔ اسے صرف مجھ ہی سے محبت ہے اور میری فکر ہے۔ بیوی اور بچے تو ایسا سمجھنے میں یقیناً حق بجانب تھے لیکن آپ کے اپنے بہن بھائی عزیز واقارب، دوست اور احباب کے علاوہ تمام سسرالی رشتہ دار بھی ایسا ہی سمجھتے تھے۔ اس گھر کی واحد مثال ہے کہ ہمارے اپنی بھابھی کے بہن بھائیوں سے بالکل اپنے سگے بہن بھائیوں جیسے مثالی تعلقات ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ اپنی ذہانت اور ہمدردانہ رویہ سے ٹوٹتے اور بگڑتے ہوئے رشتوں کو جوڑ دیا۔ ایسی مثال مجھے کم ہی کہیں نظر آتی ہے بلکہ بعض لوگ سخت حیرت کا اظہار کرتے اور برملا کہتے کہ ہم نے تو ایسا کبھی ہوتے نہیں دیکھا۔ ایسا ممکن ہونے میں منیر احمد اور اس کی فرشتہ سیرت بیوی کا برابر کا حصہ ہے۔

منیر احمد سے بڑے دو بھائی اور بہنیں ہیں۔ وہ بہن بھائیوں میں پانچویں نمبر پر تھے۔ لیکن منتظم ایسے کہ ہر موقع پر بغیر کہے تمام ذمہ داریاں سنبھال لیتے اور اس طرح گویا وہی خاندان کے سربراہ ہیں اور کبھی انتہائی دباؤ کی حالت میں بھی ماتھے پر شکن نہ آئی۔ اب ان کی شہادت سے ایسا محسوس ہوا گویا پورا خاندان یتیم ہو گیا ہے۔ یہ ہم نے ہی محسوس نہیں کیا، اکثر لوگ جو تعزیت کے لئے آتے ہیں روتے ہوئے یہی کہتے ہیں کہ آج ہم یتیم ہوگئے۔ امیر صاحب کا وجود ہمارے سروں پر ایک سائبان تھا جو آج اٹھ گیا۔

آپ کا خدمت خلق کا جذبہ ناقابل بیان تھا۔ انتہائی مصروفیت کے باوجود بیماروں کی بیمار پرسی کے لئے ہسپتالوں اور گھروں میں جانا اور لوگوں کے کام کرنا آپ کا ہر روز کا معمول تھا۔ میں نے آپ کو دوپہر میں کبھی آرام کرتے نہیں دیکھا نہ کبھی آپ کی زبان سے یہ سنا کہ میں تھک گیا ہوں۔ امیر جماعت ضلع لاہور کی ذمہ داریاں اٹھانے کے باوجود رفاہ عامہ کے تمام کام جاری رہے۔ نیز بیوی بچوں اور مہمانوں کے ساتھ نہایت ہشاش بشاش بیٹھے ہوتے بلکہ کوئی نہ کوئی ایسی مزاح کی بات کر دیتے کہ سب کو ہنسا دیتے تھے۔ آپ کا رویہ کچھ ایسا ہوتا کہ سب موجود لوگوں کو آپ کی توجہ مل رہی ہوتی یہاں تک کہ چھوٹے بچوں کو بھی۔ آپ سے ہم سب ہر بات، ہر مسئلہ بلاجھجک بیان کرتے اور آپ بھی نہایت دانائی سے مسئلے کا حل بتادیتے۔

آپ کی صفت مہمان نوازی بھی بے نظیر تھی۔ بالکل جائز محدود حلال آمدن میں دسترخوان اس حد تک وسیع رکھنا آپ ہی کا کمال تھا۔ آپ گھر آئے مہمان کو کبھی کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دیتے تھے اور کھانا بھی ہمیشہ لذیذ اور عمدہ ہوتا۔ ان خوبیوں میں آپ کی زوجہ محترمہ نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا۔ یہ لنگر کبھی جاری نہ رہتا اگر وہ آپ کی دست وبازو نہ ہوتیں۔ غرض وہ خود بھی ان باتوں میں لائق صد تحسین ہیں۔ آپ احمدیت کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ خلیفۂ وقت پر فدا تھے۔ آپ نے جس دلیری اور بہادری سے درود وسلام کی تلقین کرتے اور کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے شہادت کو گلے لگایا وہ احمدیت کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ آپ نے قیادت کا صحیح حق ادا کردیا۔ خدام کے اصرار کے باوجود آپ نے آخری دم تک اپنے پیاروں کو نہیں چھوڑا بلکہ ایک قابل اور دلیر جرنیل کی طرح گرنیڈوں اور گولیوں کی بوچھاڑ میں ڈٹے رہے اور ہر وہ تدبیر کی جس سے قیمتی جانوں کا کم سے کم ضیاع ہو اور آپ بفضل اللہ تعالیٰ اس میں کامیاب رہے۔

بوقت شہادت آپ دارالذکر کی محراب میں موجود تھے۔ میدان کارزار میں آپ نے پشت نہیں دکھائی بلکہ سینہ پر گولیاں کھائیں اور خون سے نہا گئے۔ انسانیت کے نام پر دھبہ، بزدل اور ایمان سے عاری دشمنوں نے جس طرح نہتے لیکن ایمان کی طاقت سے مضبوط نمازیوں پر حملہ کیا زمانے کی آنکھ نے ایسا نظارہ کیا کبھی دیکھا ہوگا کہ نہ کوئی چیخ نکلی، نہ کوئی آہ وبکا اور نہ ہی کوئی بھگدڑ بلکہ اپنے امیر کی قیادت میں درود وسلام پڑھتے ہوئے راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خلیفۂ وقت حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010ء میں جس پیار اور محبت سے آپ کا ذکر خیر کیا اور آپ کو خراج تحسین پیش کیا وہ ہمارے زخموں پر مرہم ہے۔ حضور کی فون پر تعزیت نے ہمارے دلوں کو بے حد سنبھالا دیا۔ اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

بیشک ایسے قابل قدر بھائی کی جدائی کا غم ناقابل تلافی ہے لیکن آپ کی عظیم قربانی نے ہمارے سرفخر سے بلند کردیئے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری رضا پر راضی ہیں۔ ہمارا پیارا اور عظیم بھائی تیری راہ میں جان قربان کرنے والوں کا قافلہ لے کر تیری بارگاہ میں اس شان سے حاضر ہوا کہ فرشتے بھی رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہوں گے۔ اے اللہ! ہم ان سب راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں۔

بقیہ صفحہ 9 محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

اسلم صاحب کی وفات بھی اسی دن ہوئی۔ تقریباً ایک گھنٹہ کے وقفہ کے ساتھ۔

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کا نماز جنازہ غائب مورخہ 28/اگست 2009ء کے خطبہ جمعہ کے بعد پڑھایا اور پیارے امام نے خطبہ جمعہ کے بعد پیارے اباجان کی خدمت کا تذکرہ جس پیارے انداز سے کیا اور جس شفقت کا اظہار کیا اور کافی وقت آپ کے ذکر خیر میں دیا۔

حضور بیماری کے دوران بھی مسلسل دعائیں کرتے رہے۔ ہمارے پیارے امام کا اپنے پیاروں کے لئے اس بے پناہ محبت اور پیار کا اظہار ہی ان پیاروں کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ میں، میرے میاں منور احمد عباسی صاحب میری بہنیں اور بھائی اپنے بہت ہی پیارے امام کی اس بے پناہ شفقت، محبت اور پیار کے اس انداز کو سلام پیش کرتے ہیں اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس شفقت کے مشکور ہیں اور ہر دم دعا گو ہیں کہ اللہ کریم ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و تندرستی والی عمر دراز عطا فرماوے اور عالیشان کامیابیوں اور کامرانیوں کے نشان دکھلاتا چلا جائے اور ہم ناچیزوں کو خلافت کی برکات سے اطاعت پر قائم رکھے اور ہماری اولادوں کو بھی خلافت کی برکات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

ہم ان تمام جماعت کے افراد جن کی تعداد ہزاروں میں ہے جنہوں نے تعزیت کی خود تشریف لاکر یا خطوط کے ذریعہ ان کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ اس کے علاوہ مجلس انصاراللہ اور لجنہ ربوہ مقامی اور لجنہ اماء اللہ پاکستان نے تعزیتی قراردادیں پیش کیں ان کو ویسے تو ہم شکریہ کا خط لکھ چکے ہیں لیکن بذریعہ روزنامہ الفضل ایک بار پھر تہہ دل سے ان کے مشکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جماعت کو ایسے چمکتے ستارے عنایت فرماتا چلا جاوے۔ آمین

•••••••••••••••

مکرم زاہد مسعود صاحب مہتمم اطفال کینیڈا

23واں سالانہ اجتماع 2010ء

مجلس اطفال الاحمدیہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس اطفال الاحمدیہ کینیڈا کا 23واں سالانہ اجتماع 17 اور 18 جولائی 2010ء کو بیت السلام میپل انٹاریو میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں 8 اضلاع کے 807 اطفال نے شرکت کی اور مجموعی طور پر 79 فیصد اطفال نے شرکت کی۔ دور فاصلہ کی مجلس سسکاٹون، کیلگری، مونٹریال، اور اٹاوا سے بھی اطفال نے اجتماع میں شرکت کی۔ اجتماع میں باجماعت نماز کے علاوہ تہجد اور درس قرآن مجید کا بھی التزام کیا گیا۔

اجتماع کے اوپننگ سیشن کا آغاز مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے کیا جس کے بعد اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ اس سال اجتماع میں 10 عملی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا، جس میں کینیڈا بھر سے اپنے اضلاع میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال نے حصہ لیا اور پانچ علمی مقابلہ جات ایسے تھے جس میں تمام اطفال نے حصہ لیا۔ مجلس اطفال الاحمدیہ کے دونوں معیار صغیر اور معیار کبیر کے الگ الگ مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اسی طرح سے دونوں معیار کے لئے تربیتی موضوعات پر دلچسپ تقاریر اور سوال وجواب کی محفل کا انعقاد بھی ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات میں 5 مختلف مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ جس میں باسکٹ بال، فٹ بال اور ہاکی اہم ہیں اور جس میں تمام مجلس نے بھرپور حصہ لیا۔ اس کے علاوہ کبڈی اور والی بال کے نمائشی میچ بھی منعقد ہوئے۔ امسال 17 مجالس ایسی تھیں جن کے سو فیصد اطفال نے اجتماع میں شرکت کی۔

اجتماع میں ایک نمائش کا بھی انتظام کیا گیا جس میں مختلف مجالس کے اطفال نے 104 پروجیکٹ رکھے۔ اضلاع سنٹر ویسٹ کی مجالس کے اطفال بائیسکل پر اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ قرآن مجید کا ایک سپارہ، حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ اور 40 احادیث زبانی یاد کرنے والے اطفال کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔ اس کے علاوہ اجتماع میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات دے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال اجتماع کی کارروائی انٹرنیٹ کے ذریعہ براہ راست نشر کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اجتماع کی برکتوں کو حاصل کرنے والا بنائے۔ آمین دعا کے ساتھ یہ سالانہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

داخلہ کمپیوٹر کورس

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خدام اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان میں جمع کروادیں۔ داخلہ فارم دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور معلومات کیلئے موبائل نمبر 0336-7066496 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ٹائپنگ، بیسک ایم ایس آفس، ان پیج

دورانیہ 1 ماہ   فیس کورس/-1000 روپے

ایڈوانس کمپیوٹر ٹریننگ کورس

ٹائپنگ، ایڈوانس ایم ایس آفس، ان پیج

دورانیہ 1 ماہ   فیس کورس/-1000 روپے

ویب ڈیزائننگ بیسک کورس

ایچ ٹی ایم ایل، ڈریم ویور، جاوا اسکرپٹ

دورانیہ 1 ماہ   فیس کورس/-1500 روپے

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ ایوان محمود ربوہ)

(طالبات میں سے)

شانزے احمد صاحبہ نے 7As,1D کے ساتھ پہلی اور زاہدہ ماہم صاحبہ نے 4As,1D، 2C,1B اور 1D کے ساتھ دوسری پوزیشن حاصل کی۔ عالیہ حلیم صاحبہ نے 3As، 1B اور 2C حاصل کئے (عزیزہ نے چھ مضامین کا امتحان دیا)

مضامین کے اعتبار سے 3 طالبات نے اردو، ریاضی اور بیالوجی میں A گریڈ، فزکس میں 1 طالبہ نے A گریڈ، کیمسٹری میں 1 طالبہ نے A گریڈ، ریاضی میں ایک طالبہ نے A گریڈ، اسلامیات میں 2 طالبات نے A گریڈ اور مطالعہ پاکستان میں 3 طالبات نے A گریڈ حاصل کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ طلباء وطالبات کے ان نتائج کو ان کی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" یکم اکتوبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس، کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کیلئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کیلئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے یکم اکتوبر کو 'یوم تحریک جدید' نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "یوم تحریک جدید" منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نتائج او لیول

(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے 12 طلباء اور 4 طالبات نے G.C.E. Examination O-Level June 2010 کا امتحان دیا اور ان میں سے 11 طلباء وطالبات کامیاب ہوئے جبکہ 5 طلباء صرف انگلش میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

(طلباء میں سے)

اسامہ اشرف صاحب نے 5As, 2B,1C کے ساتھ پہلی، اسد اللہ صاحب نے 5As، 2C , 1D کے ساتھ دوسری اور محمد شفیع صاحب نے 4As,2B,2D کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔

مضامین کے اعتبار سے 12 طلباء نے امتحان دیا جن میں سے 11 طلباء نے اردو میں A گریڈ، فزکس میں 5 طلباء کا A گریڈ، کیمسٹری میں 3 طلباء کا A گریڈ بیالوجی میں 5 طلباء کا A گریڈ، اسلامیات میں 3 طلباء کا A گریڈ اور ریاضی میں ایک طالب علم کا A گریڈ ہے۔

مستحق طلباء کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

"اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔"

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

"اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

"طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کوئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 26 / اکتوبر 2007ء)

پس آیئے اس مبارک مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء سلسلہ کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ "امداد طلبہ" کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے جون 2010ء تک 6485 طلباء/ طالبات کو وظائف اور 338 طلباء/ طالبات کو کتب مہیا کی جا چکی ہیں۔

یہ شعبہ مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات   2۔ ماہوار ٹیوشن فیس

3۔ درسی کتب کی فراہمی   4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات

5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول 24 سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے۔ اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی مد "امداد طلبہ" میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبر 6212473 47 92+

موبائل 3327079462 92+

+92333 6707153

E:mail:ntaleem@gmail.com

www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

اساتذہ کرام متوجہ ہوں

نظارت تعلیم کی طرف سے تمام اساتذہ کو فرداً فرداً خطوط بھجوائے گئے تھے کہ وہ تعطیلات موسم گرما میں کوچنگ کلاس کا اہتمام فرما کر احمدی طلباء وطالبات کو فائدہ پہنچائیں۔ امید ہے وہ یہ کام کر رہے ہوں گے۔ اپنی کارگزاری رپورٹ سے بھیجے گئے پرفارمہ پر مطلع فرمائیں۔ جن اساتذہ کو خطوط موصول نہیں ہوئے وہ ضلع کے سیکرٹری صاحب تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

عشرہ تعلیم القرآن کی رپورٹس بھجوائیں

نظارت تعلیم القرآن کے تحت مورخہ 20 تا 29 اگست 2010ء عشرہ تعلیم القرآن منانے کی درخواست کی گئی تھی۔ امید ہے تمام جماعتیں عشرہ تعلیم القرآن منا چکی ہوں گی۔ گزارش ہے کہ ”عشرہ تعلیم القرآن“ کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ ماہ اگست 2010ء میں رپورٹ ہفتہ قرآن کے کالمز میں درج کر کے اس کے ہمراہ ضرور ارسال کریں۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں رمضان اور قرآن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت کو ناظرہ قرآن کریم کا کم از کم ایک دور مکمل کرنے کی طرف ضرور توجہ دلائیں۔ نیز احباب کو ترجمۃ القرآن پڑھنے کی بھی تلقین کریں۔ ناظرہ قرآن اور ترجمہ قرآن کا مکمل دور کرنے والوں کی رپورٹ بھی ارسال کریں۔ امید ہے آپ خدمت قرآن جیسے اہم شعبہ میں مسابقت کی روح کا مظاہرہ فرمائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

نرسنگ ٹریننگ کلاس

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں عنقریب نئی نرسنگ ٹریننگ کلاس کا آغاز کیا جارہا ہے۔ اس کیلئے تعلیمی معیار ایف ایس سی ہے۔ ایسے احمدی بچے/ بچیاں (خصوصاً واقفین نو) جو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی نئی نرسنگ کلاس 2010ء میں داخلہ کیلئے خواہش مند ہوں اپنی درخواستیں ایڈمنسٹریٹر صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام اپنے صدر صاحب/ امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ایمبولینس سروس کیلئے نئے نمبرز

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی ایمبولینس سروس کو بہتر کرنے کیلئے مندرجہ ذیل تین نمبروں کا اضافہ کیا جارہا ہے۔ **0323-6216011, 0313-6216011**

0303-6216010

یہ نمبرز صرف ایمبولینس سروس کیلئے ہی مختص ہیں اور ان سے کسی ایکسٹینشن (Extension) پر کال ٹرانسفر نہ ہو سکے گی۔ اس لئے باقی سہولتوں کیلئے پرانے نمبروں پر ہی رابطہ کریں جو یہ ہیں۔

047-6216010,6216011,6216012

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

نصاب واقفین نو

سترہ سال سے زائد عمر والے واقفین نو/ واقفات نو کیلئے درج ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔

نصاب ششماہی اول:

قرآن کریم: پارہ 17 نصف اول

معہ ترجمہ از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

مطالعہ حدیث:

شمائل النبی ﷺ معہ اردو ترجمہ شائع کردہ نور فاؤنڈیشن

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: مسیح ہندوستان میں

علمی مسائل: وفات مسیح ناصریؑ

سترہ سال سے زائد عمر واقفین نو/ واقفات نو کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس نصاب کے مطابق تیاری کریں۔ سیکرٹریان وقف نو/ معاون صدرات (وقف نو) لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ واقفین نو/ واقفات نو کو اس نصاب کی بھرپور تیاری کروائیں۔

ماہ دسمبر 2010ء کے پہلے عشرہ میں امتحان ہوگا۔

(وکیل وقف نو)

درخواست دعا

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ہومیو ڈاکٹر ناصر احمد طاہر ہاشمی صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ کئی دنوں سے دھڑ کے نچلے حصہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور ہر قسم کی بیماری سے نجات دے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر وصیت تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی کو یکم اگست 2010ء کو گلشن مہران کراچی سے اغوا کیا گیا تھا آپ تاحال بازیاب نہیں ہوئے۔ احباب جماعت سے ان کی بازیابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد حنیف صاحب جرمنی سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم محمد رشید صاحب کراچی جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ کیموتھراپی ہورہی ہے۔ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں سحر وافطار 6 ستمبر

انتہائے سحر	**4:23**
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
وقت افطار	**6:29**

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس
1400/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

PREMIER
Formaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
Exchange co.'B' PVT.LTD. co.'B' PVT.LTD
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873,7580908, 7534690
Fax: 042-7568060,Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

Love For All Hatred For None
GAS LINES C.N.G
&
Petrol Pump Petroline
اسلام آباد ہائی وے اور لیتھرار روڈ کے سنگم پر پل کراس کر کے KRL سگنل سے پہلے
Tel: 051-2614001-5
پروپرائیٹر چوہدری علی محمد وڑائچ اسلام آباد

FD-10

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا بااعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ فون آفس: 047-6215171
موبائل: 03336714012,0333-6706641

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
اٹک پٹرولیم
جنریٹر کی سہولت | نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238